بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۴۹

یوم پیر

# روزنامہ الفضل ربوہ

سیرۃ النبی نمبر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳ روپے

جلد ۳۵/۷۰ | ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۹ صلح ۱۳۶۰ ہش ۔ ۱۹ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اپنے آقا و مطاع حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر

## حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کا درود و سلام

۱۔ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ تَنْعَکِسُ اَنْوَارُہٗ فِی الصَّالِحِیْنَ وَالصَّالِحَاتِ وَتُفْتَحُ بِاسْمِہٖ اَبْوَابُ الْبَرَکَاتِ وَتَتِمُّ بِنُوْرِہٖ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَافِرِیْنَ وَالْکَافِرَاتِ۔ (حجۃ اللہ ص۱)

۲۔ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ بِعَدَدِ کُلِّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنَ الْقَطَرَاتِ وَالذَّرَّاتِ وَالْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ وَبِعَدَدِ کُلِّ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَبِعَدَدِ کُلِّ مَا ظَھَرَ وَاخْتَفٰی وَبَلِّغْہُ مِنَّا سَلَامًا یَمْلَأُ اَرْجَاءَ السَّمَاءِ طُوْبٰی لِقَوْمٍ یَحْمِلُ نِیْرَ مُحَمَّدٍ عَلٰی رَقَبَتِہٖ وَطُوْبٰی بِقَلْبٍ اَفْضٰی اِلَیْہِ وَخَالَطَہٗ وَفِیْ حُبِّہٖ فَنٰی۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۴۲۱)

۱۔ ترجمہ:۔ ہم درود اور سلام بھیجتے ہیں اُس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کے انوار صالح مردوں اور صالح عورتوں میں منعکس ہوتے ہیں اور آپؐ کے نام کے ساتھ برکات کے دروازے کھلتے ہیں اور آپؐ کے نور کے ساتھ کافر عورتوں اور مردوں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہوتی ہے۔

۲۔ اے اللہ تو آپ پر زمین میں موجود قطرات، ذرات اور زندوں اور مردوں کی تعداد کے برابر اور ہر اُس چیز کی تعداد کے برابر کہ جو آسمانوں میں ہے اور ہر اُس چیز کی تعداد کے برابر کہ جو ظاہر ہے اور جو مخفی ہے درود اور سلام بھیج اور تو آپؐ کو ہم سے ایسا سلام پہنچا جو آسمان کے اطراف کو بھر دے۔ مبارک ہے وہ قوم جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے ہے اور مبارک ہے وہ دل جو آپؐ تک پہنچ گیا اور آپؐ سے مل گیا اور پھر آپؐ کی محبت میں فنا ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بعثتِ خاتم الانبیاءؐ کی عظمت و اہمیت کا ایک خاص پہلو

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وجہ تخلیق کائنات خیر البشر، فخر اوّلین و آخرین، خاتم النبیین شافع روز جزاء، افضل الرسل اور مولائے کل ہیں۔ جملہ بنی نوع انسان پر اور ان میں سے کل انبیاء کرام علیہم السلام پر بھی آنحضورؐ کی فضیلت ظاہر و باہر اور بہر طور مسلّم ہے۔ آنحضورؐ کی فضیلت کے پہلو اتنے وسیع اور ہمہ گیر ہیں کہ ایک مختصر سے مضمون میں انہیں تفصیل سے بیان کرنا تو کجا محض اشاروں سے کام لے کر ان پر اجمالی نظر ڈالنا بھی ممکن نہیں ہے اس لئے فی الوقت ہم آنحضورؐ کی بعثتِ مبارکہ کی عظمت و اہمیت کے صرف ایک خاص پہلو کا اختصار سے ذکر نامناسب خیال کرتے ہیں۔ اور وہ بھی اس لئے کہ فی زمانہ بیک وقت پورے کرۂ ارض کو متاثر کرنے اور اس کی ہیئت کو تبدیل کرنے والے بعض انقلاب انگیز واقعات کے پیشِ نظر آنحضورؐ کی بعثت مبارکہ کی عظمت و جلالتِ شان کے اس پہلو کی اہمیت روز بروز اجاگر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

آنحضورؐ کی بعثتِ مبارکہ کی عظمت و اہمیت کے اُس پہلو کا ذکر کرنے سے پہلے اِس کارخانۂ عالم میں خدائی مشیت اور ارادہ کی کارفرمائی کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اس ضمن میں یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی ذات میں واحد یعنی اکیلا و یگانہ ہے۔ کوئی اُس کا شریک نہیں اور کوئی اُس جیسا یعنی اُس کا ثانی نہیں۔ وہ بے مثل و مانند ہے اسی لئے توحید باری تعالےٰ اس کائنات کی اصل اور بنیادی حقیقت ہے۔ چونکہ وہ خود واحد ہے اسلئے اس نے اپنی اس پیدا کردہ کائنات اور اس کے محکم و بلیغ نظام کی ہر شئے میں بنیادی طور پر اپنی توحید کا نقش ثبت کیا ہوا ہے۔

مثال کے طور پر خود نوعِ انسان کو اس نے ابتداء میں ایک ہی وجود سے چلایا آدم کی اولاد ابتدا میں ایک ہی امت کی حیثیت سے اپنے اس عارضی مستقر پر رہ رہی تھی لیکن بعد ازاں جب آدم کی نسل بڑھی اور کرۂ ارض پر پھیلنی شروع ہوئی تو وہ اس کرۂ ارض کے مختلف حصوں میں علیحدہ علیحدہ محدود و محصور ہو کر مختلف گروہوں کی شکل میں زندگی گزرنے لگی اور فاصلوں کی بے پناہ دوری کی وجہ سے ان گروہوں کے مابین کوئی رابطہ نہ رہا اور اس طرح انہوں نے مستقلاً علیحدہ علیحدہ امتوں اور قوموں کی شکل اختیار کر لی۔ اندریں صورت خدا تعالےٰ ہر قوم کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے ان میں علیحدہ علیحدہ اپنے نبی اور رسول مبعوث کرتا رہا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا:-

(۱) وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝ (فاطر آیت ۲۵)

ترجمہ:- اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (خدا کی طرف سے) کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔

(۲) وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ (الرعد) ترجمہ:- اور ہر ایک قوم کیلئے (خدا کی طرف سے) ایک راہنما (بھیجا جا چکا ہے)

ہر قوم میں علیحدہ علیحدہ رسول آتے رہے ان میں سے ہر ایک کا دائرہ کار اس کی اپنی ہی قوم اور اپنی ہی سرزمین ہوتی تھی۔ دوسری قوموں کی اصلاح سے اسے کوئی سروکار نہ ہوتا تھا اور اس لئے نہ ہوتا تھا کہ ابھی کرۂ ارض پر بسنے والی قوموں میں باہمی ربط اس نہج پر قائم نہ ہوا تھا کہ وہ باہم اتحاد اور وحدتِ انسانیت کی طرف قدم بڑھا سکیں لیکن خدائے واحد و یگانہ کی پیدا کردہ اس کائنات اور اس کی ہر شئے میں خود اُسی کا رکھا ہوا توحید کا نقش اس امر کا متقاضی تھا کہ دنیا کی قوموں میں وحدت پیدا ہو اور وہ علیحدہ علیحدہ قومیں ہونے کے باوجود ایک ہی مرکزِ اتحاد پر آ جمع ہونے کے باعث امّتِ واحدہ کی شکل اختیار کریں۔ اس اتحاد اور وحدت کی استعداد اور صلاحیت خدائے احد نے خود انسانی فطرت میں ودیعت کی تھی اور یہ رفتہ رفتہ اپنا اثر دکھا رہی تھی۔ زمانۂ قدیم میں رسل و رسائل کی سہولتیں نہ ہونے کے باوجود محدود پیمانہ پر سیاحت اور تجارت کی حد تک قوموں کے درمیان رابطہ کی راہیں کھلنی شروع ہو گئی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے بالآخر وحدتِ انسانی اور بین الاقوامی اتحاد کی روحانی بنیاد فراہم کرنے کے لیے اپنا ایک عظیم الشان مصلح مبعوث فرمایا۔ جسے اس نے بیک وقت پوری نوعِ انسانی کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ وہ نوعِ انسانی کی تاریخ میں پہلا اور ایک ہی رسول تھا جس نے دنیا میں یہ اعلان کیا کہ میں بیک وقت تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ مشرقی ہوں یا مغربی، اسود ہوں یا احمر اور دنیا کے کسی بھی خطہ میں وہ آباد ہوں میں ان سب کی اصلاح کے لیے آیا ہوں۔ کوئی انسان نہیں جو میرا مخاطب نہ ہو اور کوئی انسان نہیں جو میرے دائرہ اصلاح سے باہر ہو اور وہ تھے نبیوں کے سردار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے صرف اور صرف ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف آیت ۱۵۹)

ترجمہ:- کہہ (یعنی یہ اعلان کر دے) اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

اور پھر خود آپؐ کو آپؐ کے دائرہ رسالت کی عالمگیر وسعت سے آگاہ کرتے ہوئے مزید فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا آیت ۲۹)

ترجمہ: اور ہم نے تجھ کو تمام بنی نوعِ انسان کی طرف (جن میں سے ایک بھی تیرے حلقۂ رسالت سے باہر نہ رہے ایسا) رسول بنا کر بھیجا ہے جو (مومنوں کو) خوشخبری دیتا ہے اور (کافروں کو) ہوشیار کرتا ہے۔

بعثت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان کا یہ پہلو کہ آپ جملہ انبیاء علیہم السلام میں سے خدا تعالیٰ کے وہ پہلے رسول ہیں جنہیں بیک وقت تمام بنی نوعِ انسان کو ایک مرکز پر جمع کر کے امت واحدہ بنانے کے لیے بھیجا گیا ہے ایسا عظیم الشان پہلو ہے کہ جس سے آپؐ کی کُل انبیاءؑ پر لازوال فضیلت روز روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ چنانچہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ نے اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کی عظمت و جلالتِ شان اور کل انبیاء پر آپؐ کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"عادت اللہ اسی طرح پر ہے۔ زمانہ ترقی کرتا ہے۔ آخر وہ زمانہ آ گیا جو خاتم النبیین کا زمانہ تھا جو ایک ہی شخص تھا جس نے یہ کہا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ کہنے کو تو یہ چند لفظ ہیں اور ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ معمولی بات ہے مگر جو دل رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے اور جو کان رکھتا ہے وہ سنتا ہے اور جو آنکھیں رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ یہ الفاظ معمولی نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ معمولی لفظ تھے تو بتلاؤ کہ موسیٰؑ کو یا مسیح علیہ السلام کو یا کسی نبی کو بھی یہ طاقت کیوں نہ ہوئی کہ وہ یہ الفاظ کہہ دیتا۔ اصل یہی ہے کہ جس کو یہ قوت، یہ منصب نہیں ملا وہ یہ کیونکر کہہ سکتا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہیں ملا جو ہمارے نبی کریمؐ کو ملا۔۔۔۔ پس یاد رکھو یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا جو محمدؐ کہلایا۔۔۔۔۔ ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔۔۔۔ رسول اللہ میں وہ ساری قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی تھیں جو محمدؐ بنا دیتی ہیں تاکہ بالقوہ باتیں بالفعل میں بھی آ جاویں۔ اس لیے آپؐ نے یہ دعویٰ کیا کہ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء ص۳)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا کا اعلان عام فی الاصل نقطۂ آغاز تھا وحدتِ انسانی اور اتحادِ اقوام عالم کا۔ اور اس میں یہ پیشگوئی مضمر تھی کہ اب اقوام عالم ایک دوسرے کے قریب آتی چلی جائیں گی اور ان میں ایک قوم اور ایک ملت بننے کا جذبہ دن بدن بڑھتا چلا جائے گا اور قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تمام بنی نوع انسان دین واحد پر جمع ہو کر ایک امت کی شکل اختیار نہ کر لیں۔ اس پیشگوئی کے بموجب آج ذرائع۔ رسل و رسائل اور ابلاغ عامہ کے وسائل میں حیرت انگیز ترقی کے باعث دنیا ایک شہر کی اور نوعِ انسانی ایک قوم کی شکل اختیار کرتی چلی جا رہی ہے اور وہ وقت بھی ضرور آنے والا ہے کہ جب روحانی وحدت منصۂ شہود پر آ کر تمام بنی نوع انسان کو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دکھائے گی اور وہ گواہی دیں گے کہ فی الحقیقت آپؐ ہی كَآفَّةً لِّلنَّاسِ ہیں۔ اُس وقت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں بسنے والے تمام انسانوں کے دلوں کی گہرائیوں سے ایک ہی پکار بلند ہو رہی ہوگی اور وہ یہ کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ ایسا ہو کر رہے گا اس لیے کہ اس رُوحانی بنیاد پر نوعِ انسانی کو متحد کرنے کے لیے خدائی مشیت حرکت میں آ چکی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ ایک ایسی فدائی جماعت معرضِ وجود میں آ چکی ہے جس نے اس روحانی بنیاد پر نوعِ انسانی کو متحد کرنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے اور اس کی مساعی بحمد اللہ تعالیٰ اطراف و جوانب عالم میں مسلسل بار آور ہو رہی ہیں۔

الغرض آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کی عظمت و اہمیت کا یہ پہلو کہ آپ بیک وقت پوری نوعِ انسانی کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں کل انبیاءؑ پر آپؐ کی فضیلت پر دال ہے اور اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ آپؐ کی ذات والا صفات ہی وہ نقطۂ مرکزی ہے جس پر نوعِ انسانی کا آ جمع ہونا اور امت واحدہ کی شکل اختیار کرنا مقدر ہے ایسا ہو کر رہیگا بلکہ قریب مستقبل میں ایسا ہونے والا ہے اس لیے کہ یہ اُس قادر و توانا کی تقدیر ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بنی نوع کی سچّی ہمدردی کی صفت میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دُنیا میں کوئی نظیر نہیں

## اندھے مخلوق پرستوں نے اِس بزرگ رسولؐ کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچّی ہمدردی کے دکھلائے

## وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسولؐ شناخت کیا جائے اب کے بعد مُردہ پرستی روز بروز کم ہوگی یہانتک کہ نابود ہو جائیگی

"دُنیا میں ایک رسولؐ آیا تاکہ اُن بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا ہے اور کون بہرا؟ وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسولؐ کو جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا۔ وہی رسولؐ جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان یعنی سچّے اور واقعی اخلاق کے مرکزِ اعتدال پر قائم کیا اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا، وہی رسولؐ ہاں وہی آفتابِ صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مُردے شرک اور دہریت اور فسق و فجور کے جی اُٹھے اور عملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا۔۔۔۔ جس نے مکہ میں ظہور فرما کر شرک اور انسان پرستی کی بہت سی تاریکی کو مٹایا، ہاں دنیا کا حقیقی نُور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔ اُس کے پہلے دنیا کیا تھی اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی؟ یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے جسکے جواب میں کچھ دِقّت ہو۔ اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لیے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اُس جنابؐ عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھُول گئے تھے اور اس سچّے معبود کی عظمت اوتاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی اور ذلیل مخلوق کو اُس ذوالجلال و قدوس کی جگہ پر بٹھایا تھا اور یہ ایک سچّا فیصلہ ہے کہ اگر یہ انسان اور حیوان اور درخت اور ستارے درحقیقت خدا ہی تھے جن میں سے ایک یسوع بھی تھا تو پھر اس رسول کی کچھ ضرورت نہ تھی، لیکن اگر یہ چیزیں خدا نہیں تھیں تو وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ کے پہاڑ پر کیا تھا۔ وہ کیا دعویٰ تھا؟ وہ یہی تھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لیے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اُس رسول مقبولؐ نے اس دعویٰ کو پورا کر کے دکھلا دیا۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اُس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچّی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اُٹھو اور گواہی دو کہ اِس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ۔۔۔۔ اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسولؐ کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچّی ہمدردی کے دکھلائے، لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسولؐ شناخت کیا جائے۔ چاہو تو میری بات لکھ رکھو کہ اب کے بعد وہ مُردہ پرستی روز بروز کم ہوگی۔ یہانتک کہ نابود ہو جائے گی۔ کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو ردّ کر دے گا؟ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے؟ اے سننے والو! سنو، اور اے سوچنے والو! سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچّا نور ہے چمکے گا۔"

(تبلیغِ رسالت جلد ششم صـ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# كَلَامُ الْإِمَامِ إِمَامُ الْكَلَامِ

## آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مدح میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا عربی و فارسی منظوم کلام

وَكَافٍ لَنَا هٰذَا الْمَتَاعُ تَزَوُّدًا

(اور یہ سامان (یعنی آنحضرتؐ کی مدح) زادِ راہ کے طور پر ہمیں کافی ہے)

وَكَمْ آيَةٍ لَكَ فِي عِبَادٍ حَمِدْتَهُمْ ۔۔۔ وَلَا سِيَّمَا عَبْدٌ تُسَمِّيهِ أَحْمَدَا

(اے خدا! جن بندوں کی تو نے تعریف کی اس میں تیرے نشان ہیں خاص کر اس بندہ میں جسکا تو نے احمد نام رکھا ہے)

وَكَانَ الْحِجَازُ وَمَا سِوَاهُ لَمَيِّتٍ ۔۔۔ شَفِيعُ الْوَرٰى أَحْيَا وَأَدْنَى الْمُعَبَّدَا

حجاز اور دوسرے ملک مُردہ کی طرح تھے مخلوق کے شافع یہ مصطفیٰؐ نے انکو زندہ کر دیا اور جو چیز بعید تھی اسے نزدیک کر دکھایا

فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ كَافِرٌ إِلَّا الَّذِي ۔۔۔ أَصَرَّ بِشِقْوَتِهِ عَلٰى مَا تَعَوَّدَا

ان میں سے کوئی بھی کافر نہ رہا سوائے ایسے شخص کے جو اپنی بدبختی سے پرانی عادت پر مصر رہا

شَرِيعَتُهُ الْغَرَّاءُ نُورٌ مُعَبِّدٌ ۔۔۔ غَيُورٌ فَأَحْرَقَ كُلَّ دَيْرٍ وَجَلْسَدَا

آپؐ کی روشن شریعت ایسا طریق ہے جس پر کثرت سے لوگ چل رہے ہیں آپکی لائی ہوئی کتاب ایسی غیرت والی ہے جو ہر مندر اور معبد کو جلا دیتی ہے

وَأَتٰى بِصُحُفِ اللّٰهِ لَا شَكَّ أَنَّهَا ۔۔۔ كِتَابٌ كَرِيمٌ يَرْفُدُ الْمُسْتَرْفِدَا

آپؐ خدا تعالیٰ کا ایسا کلام لائے ہیں جو یقیناً ایسی معزز کتاب ہے جو ہر حاجتمند کی حاجت روائی کرتی ہے

فَمَنْ جَاءَهُ ذُلًّا لِتَعْظِيمِ شَانِهِ ۔۔۔ فَيُعْطٰى لَهُ فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ سُؤْدَدَا

آپؐ کی عظمت کو دیکھکر جو شخص نیاز مندی سے آئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسکو سرداری دی جاتی ہے

فَيَا طَالِبَ الْعِرْفَانِ خُذْ ذَيْلَ شَرْعِهِ ۔۔۔ وَدَعْ كُلَّ مَتْبُوعٍ بِهٰذَا الْمُقْتَدٰى

اے معرفت کے طالب! آپؐ کی شرع کا دامن پکڑ اور ایسے باکمال پیشوا کے ہوتے ہوئے دوسرے پیشواؤں سے منہ موڑ لے

وَقَدِ اصْطَفَيْتُ بِمُهْجَتِي ذِكْرَ حَمْدِهِ

میرے دل نے آپؐ کی تعریفوں کے ذکر کو پسند کر لیا ہے

وَكَافٍ لَنَا هٰذَا الْمَتَاعُ تَزَوُّدًا

اور یہ سامان زادِ راہ کے طور پر ہمیں کافی ہے!

(درثمین عربی)

عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دو دار

(آنحضرتؐ کی مدح سے زمین و آسمان اور دونوں جہان عاجز ہیں)

چوں زِ من آید ثنائے سرورِ عالی تبار ۔۔۔ عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دو دار

مجھ سے اُس عالی قدر سردار کی تعریف کس طرح ہو سکے جسکی مدح سے زمین و آسمان اور دونوں جہان عاجز ہیں

آں مقامِ قُرب کو دارد بدلدارِ قدیم ۔۔۔ کس نداند شانِ آں از واصلانِ کردگار

قُرب کا وہ مقام جو وہ محبوب ازلی کیساتھ رکھتا ہے اُس کی شان کو واصلانِ بارگاہ الٰہی میں سے بھی کوئی نہیں جانتا

آں عنایتہا کہ محبوبِ ازل دارد بدو ۔۔۔ کس بخوابے ہم ندیدہ مثلِ آں اندر دیار

وہ مہربانیاں جو محبوب ازلی اس پر فرماتا رہتا ہے وہ کسی نے دنیا میں خواب میں بھی نہیں دیکھیں

سرورِ خاصانِ حق شاہِ گروہِ عاشقاں ۔۔۔ آنکہ روحش کرد طے ہر منزلِ وصلِ نگار

خاصانِ حق کا سردار اور عاشقانِ الٰہی کی جماعت کا بادشاہ ہے جسکی روح نے محبوب کے وصل کے ہر درجہ کو طے کر لیا ہے

آں مبارک پے کہ آمد ذاتِ با آیاتِ اُو ۔۔۔ رحمتے زاں ذاتِ عالم پرورد پروردگار

وہ مبارک قدم جس کی ذاتِ والاصفات رحمت بن کر اُس رب العالمین پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی

آنکہ دارد قربِ خاص اندر جنابِ پاکِ حق ۔۔۔ آنکہ شانِ اُو نہ فہمد کس زِ خاصان و کبار

وہ جو کہ جنابِ الٰہی میں خاص قُرب رکھتا ہے وہ جس کی شان خواص اور بزرگ بھی نہیں سمجھتے

احمدِ آخر زماں کو اوّلیں را جائے فخر ۔۔۔ آخریں را مقتداؤ ملجا و کہف و حصار

احمدؐ آخر الزماں جو پہلوں کے لیے فخر کی جگہ ہے اور پچھلوں کے لیے پیشوا، مقام پناہ جائے حفاظت اور قلعہ ہے

ہست درگاہِ بزرگش کشتیٔ عالم پناہ ۔۔۔ کس نہ گردد روزِ محشر جز پناہش رستگار

اُسکی عالی بارگاہ سارے جہان کو پناہ دینے والی کشتی ہے حشر کے دن کوئی بھی اسکی پناہ میں آنے کے بغیر نجات نہیں پائیگا

از ہمہ چیزے فزوں تر در ہمہ نوعِ کمال ۔۔۔ آسمانہا پیشِ اوجِ ہمتِ اُو ذرّہ وار

وہ ہر قسم کے کمالات میں ہر ایک سے بڑھکر ہے اس کی بلندیٔ ہمت کے آگے آسمان بھی ایک ذرہ کی طرح ہیں

مظہرِ نورے کہ پنہاں بود از عہدِ ازل ۔۔۔ مطلعِ شمسے کہ بود از ابتدا در استتار

وہ اُس نور کا مظہر ہے جو روزِ ازل سے مخفی تھا اور اس سورج کے نکلنے کی جگہ ہے جو ابتدا سے نہاں تھا

صدرِ بزمِ آسماں و حجۃ اللہ بر زمیں

وہ آسمانی مجلس کا میر مجلس اور زمین پر اللہ کی حجت ہے

ذاتِ خالق را نشانے بس بزرگ و استوار

نیز ذاتِ باری کا عظیم الشان مضبوط نشان ہے

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

# یہ ایک بنیادی صداقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے

## حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا یہ عظیم احسان ہے، کہ آپ نے ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اور محبت پیدا کر دی ہے

### جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد کی زندگی اتباعِ نبویؐ میں قرآنی تعلیم کے مطابق بسر ہو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے ایک اقتباس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ سورہ التحریم میں فرماتا ہے :-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (تحریم-۷) (اے مومنو! اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہم میں سے ہر شخص اور ہر خاندان پر یہ بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمارے دلوں میں نبیٔ اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا محبت پیدا کر دی۔ قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ عشقِ رسولؐ اور محبتِ رسولؐ ہی انسان کو جہنم کی آگ سے بچاتی ہے چنانچہ یہ جو فرمایا کہ اے ایمان والو اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ، ان کو جہنم کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرو تو اس کے متعلق دوسری جگہ فرمایا :-

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران : ۳۲)

فرمایا اس آگ سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کیلئے اتباعِ رسولؐ کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ اتباع دراصل محبت کا تقاضا کرتی ہے کیونکہ محبت کرنے والا دل محبوب کے پیچھے چلتا ہے۔ یہ ایک بنیادی صداقت ہے اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہنے کی۔ یعنی یہ بات کہ انسان کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہو اور ایک لگن ہو کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی ہے۔ اس کا انعام اللہ تعالیٰ کا پیار ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کی جنتیں ہیں، لیکن اِن جنتوں کا حصول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجے میں ملتا ہے۔ ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری بھی ہو اور خدا کی رضا بھی حاصل ہو جائے یہ ایسے ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ سورج چھپا بھی ہو اور دن کی طرح یہ دنیا روشن بھی ہو۔ اندھیرے اور روشنی تو آپس میں متضاد ہیں یہ اکٹھے نہیں ہوا کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہو جانا اندھیرا ہے ایسا اندھیرا کہ ہماری راتوں کے اندھیرے جب بادل بھی چھائے ہوئے ہوں وہ بھی اتنے اندھیرے نہیں جتنے روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جانے کے اندھیرے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جانے کے نتیجہ میں اس قسم کی کالی گھٹائیں ہوں، رات کے اندھیرے بھی ہوں اور پھر خدا تعالیٰ کے پیار کا نور بھی ہو یہ چیزیں تو اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

پس یہ ایک بنیادی صداقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار حاصل کرنے کیلئے آپؐ کی سچی اتباع اور متابعت کی ضرورت ہے۔ اتباعِ رسولؐ کے نتیجہ ہی میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمارے دلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو پیار پیدا کیا ہے یہ آپ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اس سے بڑھکر احسان ہمارے تصور میں بھی نہیں آسکتا، لیکن اس پیار کے جو تقاضے ہیں وہ تربیت کو چاہتے ہیں۔ پیار پیار میں فرق ہوتا ہے کسی سے تھوڑا پیار ہوتا ہے کسی سے زیادہ۔ البتہ یہ فرق وہ فرق نہیں جو استعداد، استعداد میں فرق کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ فرق تربیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پیار آپؐ کی کامل اتباع کو چاہتا ہے اور آپؐ کی کامل اتباع قرآن کریم کے تمام احکام کی پیروی کا مطالبہ کرتی ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ آپؐ کی زندگی کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہو تو قرآن کریم کو دیکھ لو کیونکہ آپؐ کی زندگی قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور اس قول کے مطابق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآنی تعلیم کا عملی نمونہ ہے۔ آپؐ کی عملی زندگی کے تمام حسین مظاہرے قرآن کریم کی تعلیم کو ظاہر کرنے والے ہیں اسکو روشن کرنے والے اور اس کے حُسن کو دوبالا کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہیں۔

پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو اور ہر خاندان کو یہ لگن ہے اور اس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اس کی زندگی بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں قرآنی تعلیم کے مطابق خُلق کو ظاہر کرنے والی ہو۔"

(خطبۂ جمعہ فرمودہ ۱۱ر جون ۱۹۷۶ء مطبوعہ الفضل ۲ر جولائی ۱۹۷۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نعت رسولِ عربی

صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم مولوی ظفر محمد صاحب ظفر فاضل سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

تجھ پہ قربان مری جان رسولِ عربیؐ
کیا ہی اونچی ہے تری شان رسولِ عربیؐ

تجھ سا پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا کوئی
تیری یکتائی پہ قربان رسولِ عربیؐ

دور سے دیکھا جسے چشمِ کلیم اللہ نے
تو ہے وہ جلوۂ فاران رسولِ عربیؐ

ذاتِ واجب کے سوا فوق ترے کچھ بھی نہیں
غایتِ عالمِ امکان رسولِ عربیؐ

تیرے ہی جام سے ملتی ہے حیاتِ دائم
ساقیٔ کوثرِ عرفان رسولِ عربیؐ

تیری آمد سے ہوا رحمتِ باری کا نزول
تو ہے وہ بندۂ رحمان رسولِ عربیؐ

تیرے ہی فیض سے موقوف ہوا وادِ نبات
محسنِ طبقۂ نسوان رسولِ عربیؐ

یہ بھی اعجاز ہے تیرا کہ شتربانِ عرب
ہوگیا شاہِ جہاں بان رسولِ عربیؐ

سلکِ وحدت میں پروئے تھے جو موتی تو نے
آج ہیں پھر وہ پریشان رسولِ عربیؐ

آج امت ہے تری لہو و تجارت میں مگن
مسجدیں ہوگئیں ویران رسولِ عربیؐ

مغربی فلسفہ محبوب ہے امت کو تری
اور مہجور ہے قرآن رسولِ عربیؐ

ہاں دعا کیجئے گا مجیٔ موتیؔ کے حضور
پھر مسلماں ہوں مسلمان رسولِ عربیؐ

ہو گنہگار ظفرؔ پر بھی ذرا چشمِ کرم
میرے آقا میرے سلطان رسولِ عربیؐ

# ہے نازشِ صد خلد گلستانِ محمدؐ

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ و فجی)

کیسے ہو بیاں مرتبہ و شانِ محمدؐ
خود ربِّ محمدؐ ہے ثنا خوانِ محمدؐ

ہے خلقِ محمدؐ سبھی قرآنِ معظّم
اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ

مل جائے جسے دولتِ عرفانِ محمدؐ
ہوتا ہے وہ سو جان سے قربانِ محمدؐ

ظلمت کدے روشن ہوئے سب بزمِ جہاں کے
ظاہر ہوا جب مہرِ درخشانِ محمدؐ

شیدا ہوئے خلّاقِ جہاں خود شبِ معراج
دیکھا جو جمالِ رخِ تابانِ محمدؐ

ہر صنف کے پھولوں سے سجا رہتا ہے ہر آن
ہے نازشِ صد خلد گلستانِ محمدؐ

فرمانِ خدا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
پھر کیوں نہ ہو برتر ز گماں شانِ محمدؐ

انساں ہو کہ حیواں ہو کہ ہوں جنّ و ملائک
وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمدؐ

ہر درد کا درماں ہے ہر اک دکھ کا مداوا
دنیا میں عجب شئے ہے یہ قرآنِ محمدؐ

سب نبیوں کی امت سے وہ لے جاتے ہیں سبقت
ہو جائیں جو من جملۂ خاصانِ محمدؐ

کانپ اٹھتے ہیں ہیبت سے شہنشاہوں کے دل بھی
جب سامنے آتے ہیں غلامانِ محمدؐ

تیری بھی یہ سب تشنہ لبی دور ہو صدیقؔ
مل جائے اگر بادۂ عرفانِ محمدؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات کے خُلقِ عظیم کی بے نظیر مثالیں

## ایک صالح اور متناسب نظام کا قیام۔ دُنیا کے لاینحل مسائل کا واحد حل

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے ربوہ)

حضرت سرورِ کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت جامع جمیع کمالات ہونے کے لحاظ سے ایسی بے مثال اور یکتا ہے کہ اگر کوئی فہمیدہ شخص مذہبی اور قومی تعصبات سے بالا ہو کر غیر جانبدارانہ طور پر حضورؐ کی سوانح حیات کا مطالعہ کرے تو وہ حضورؐ کی انقلاب آفریں شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ اسلامی تاریخ کی روشنی نے حضورؐ کے ہر قول و فعل کو آفتاب نصف النہار کی طرح اجاگر کر کے حضورؐ کی ایک جیتی جاگتی تصویر اہل دنیا کی آنکھوں کے سامنے رکھدی ہے اسی وجہ سے آج اسلام کے خلاف متعصب سے متعصب قوموں سے تعلق رکھنے والے مستشرقین بھی یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اسلام کے بانیؐ کی عظمت سے انکار زندگی کی ابدی حقیقتوں کو جھٹلانے کے مترادف ہوگا۔

### سب سے زیادہ کامیاب پیغمبر

تاریخ عالم میں حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حریت و مساواتِ انسانی، عدل و انصاف، عالمی اتحاد اور اخوت و محبت کے سب سے بڑے داعی اور سب سے زیادہ کامیاب پیغمبر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف مسلمانوں نے جنہیں طبعی طور پر حضورؐ کی ذاتِ ستودہ صفات سے جذباتی لگاؤ تھا اور ہے بلکہ دنیا کے غیر مسلم مفکرین نے بھی حضورؐ کو شاندار خراجِ تحسین ادا کیا ہے۔ ہندو قوم کا اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کے خلاف تعصب اور دشمنی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے لیکن پھر بھی "حق بر زبان جاری" کے مطابق ہندوؤں کے انگنت اہلِ قلم اور شعراء و ادباء نے حضورؐ کے فضائل و شمائل اور اسلام کی تعلیم کی برتری و بہتری کا اعتراف کیا ہے۔ حتیٰ کہ کئی ہندو شعراء نے حضورؐ کی شان میں نہایت زوردار نعتیں کہی ہیں پنڈت ہری چند اختر آنجہانی کی ایک بلیغ نعت کا یہ مصرع شائد آج بھی برصغیر کے لوگوں کو یاد ہوگا ؎

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

### دنیا کے لاینحل مسائل کا واحد حل

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اور زندگی کا ہر لمحہ پوری انسانی دنیا کے لیے ہر اعتبار اور ہر پہلو سے مکمل رہبر و رہنما ہے۔ آج کی دنیا جو اپنی سائنسی اور تمدنی، فوجی اور آفاقی ترقیات کے باوجود مجموعی طور پر محرومی بیگانگی اور افراتفری کا شکار نظر آتی ہے اگر امن و سلامتی اور اتحاد و ترقی کے سب نام نہاد منصوبوں اور سکیموں کو چھوڑ کر عالم انسانی کے اس ہادیٔ اعظمؐ اور محسنِ انسانیتؐ کے اسوۂ حسنہ اور حضورؐ کی اکمل و اعلیٰ اور ابدی شریعت کو مشعلِ راہِ حیات بنا کر اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کرے تو نہ صرف دنیا کا کوئی بھی مسئلہ لاینحل نہ رہے بلکہ پیچیدہ مسائل پیدا ہونے کے امکانات بھی ناپید ہو جائیں۔

### زبانِ حال سے کائناتِ عالم کی التجا

حضور سید الخلق صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت سے پہلے تمام عالم انسانیت مکمل طور پر ظهر الفساد فی البر والبحر کا مصداق ہو چکا تھا اور اس فلکِ نیلگوں کے نیچے کہیں بھی اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار کا کوئی نقش باقی نہیں رہ گیا تھا۔ یہ زمین و آسمان سورج چاند ستارے غرضیکہ اس کائنات کا ہر ذرہ یہ دیکھکر افسردہ تھا کہ انکے خالق و مالک کی پیدا کردہ دنیا فسق و فجور، درندگی و بہیمیت بدعملی اور معصیت کا گڑھ بن چکی ہے گویا تمام موجودات عالم بارگاہِ کبریا میں فریاد کناں تھے کہ مولیٰ کریم کرم فرما، اپنی شانِ رحیمی کے جلوے دکھا اور اس کائنات پر رحمتوں کی بارش برسا اور کسی کامل و مکمل اور افضل و اعلیٰ فیض رسا اور مقدس شخصیت کو مبعوث فرما جو موجوداتِ عالم کے دکھوں اور دردوں کا مداوا کرے اور دنیا سے اندھیروں کو روشنی میں اور ضلالت و گمراہی، ظلم و ستم اور کبر و رعونت کو ہدایت و نیکی اور تقویٰ و طہارت، محبت و اخوت اور احسان و مروت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار میں بدل کے رکھ دے اور تیری مخلوق کے دلوں کی ایسی تطہیر کرے اور انہیں ایسا سنوار دے کہ یہ تمام عالم انسانی جنت کا گہوارہ بن جائے۔

### ایک صالح اور متناسب نظام کا قیام

آخر اُس خلاقِ اکبر ربِّ رحیم و کریم کے دریائے رحمت نے جوش مارا اور اُسکی شانِ کبریائی نے اپنے جلوؤں کو بے نقاب فرمایا چنانچہ اس شانِ کریمی کا فیضانِ دائمی منصۂ شہود پر آیا اور عرب کی مقدس سرزمین میں قریش مکہ کے ایک عظیم سردار جناب عبد المطلب کے گھرانہ میں حبیبِ کبریا نورِ ارض و سما کی ولادت باسعادت ہوئی اور ضلالت و گمراہی طغیان و عدوان اور ستم و جور کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھٹ گیا اور آفتاب محمدیؐ کی تابانی نے کائناتِ ارض و سما کے ذرّہ ذرّہ کو رخشندہ و تابندہ کر دیا اور آن کی آن میں دنیا پر ایک انقلابِ عظیم برپا ہو گیا۔ یعنی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیماتِ عالیہ کے باعث خالقِ اکبر کا یہ کائناتی نظام ایک نہایت صالح اور متناسب نظام تسلیم کیا گیا اور بنی نوع انسان کی زندگی کے ہر پہلو کو از سرِ نو سنوار دیا گیا۔

### حضرت خاتم المرسلینؐ کا اعلیٰ اخلاقی نمونہ

کون نہیں جانتا کہ اجتماعی اور انفرادی لحاظ سے بنی نوعِ انسان کی سماجی اور عمرانی زندگی میں خوش خلقی کی صفت کو خاص اہمیت حاصل ہے اور شیریں کلامی اور محبت و رأفت اور رحمت و شفقت اعلیٰ انسانی اخلاق کے اہم اجزاء ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے شیریں کلامی رحم و کرم عفو و حلم اور رحمت و شفقت وغیرہ کو اعلیٰ انسانی اقدار و کردار کا اہم حصہ بتایا ہے اور سچا مومن اسی کو قرار دیا گیا ہے جو صحیح طور پر ان صفات کا حامل ہو۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے والکاظمین الغیظ والعافین عن النّاس واللہ یُحِبُّ المُحسِنِین کہ سچے اور پکے مومن وہ ہیں جو عفو اور رحم و کرم سے کام لیتے ہیں اور احسان کرنا ان کا خاصہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا منشاء فلاح و بہبودِ اولادِ آدم اور ان کو اخلاق کے اعلیٰ معیار پر قائم کرنا ہوتا ہے گویا مندرجہ بالا صفاتِ حسنہ سے اولادِ آدم کو متصف کرنا اور اس بارے میں ان کے سامنے اپنا قابلِ عمل نمونہ پیش کرنا انبیاءؑ کی زندگی کا مقصد ہوتا ہے۔ چنانچہ سید المرسلین حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لیے نمونہ بنا کر پیش فرمایا ہے چنانچہ فرمایا اے لوگو تمہارے لیے رسولِ خدا کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے یعنی حضورؐ کی حیاتِ طیبہ میں ہر صاحب فکر ایک مکمل نمونۂ اخلاق ملاحظہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ انبیاء و مرسلین اور پیشوایانِ مذاہب میں حضورؐ کی ذاتِ گرامی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ جو انسانی ضابطۂ حیات حضورؐ نے تمام بنی نوع انسان کیلئے دائمی طور پر پیش فرمایا ہے حضورؐ کی مقدس زندگی اس ضابطہ کا اکمل اور اعلیٰ ترین نمونہ ہے اور جو کچھ بھی حضورؐ نے نوع انسان کو ارشاد فرمایا اس پر بنفسِ نفیس نہایت خوبی سے اکمل طور پر عمل بھی کر دکھایا۔

### تمام انبیاءؑ کی صفات کا مظہرِ کامل

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں تمام پیشوایانِ مذاہب اور تمام انبیائے کرامؑ کی صفاتِ حسنہ اور اخلاقِ عالیہ اکمل و اعلیٰ طور پر یعنی بدرجۂ کمال موجود تھے حضرت ابراہیمؑ کا حلم و رجوع الی اللہ اور استقامت و استقلال، حضرت موسیٰؑ کی جرأت و جوانمردی، حضرت ہارونؑ کی نرمی، حضرت ایوبؑ کا صبر، حضرت یعقوبؑ کی محبتِ پدری، حضرت یوسفؑ کا حسنِ صورت و سیرت، حضرت داؤدؑ کی بہادری اور قیادت و سپہ سالاری، حضرت سلیمانؑ کا رُعب و دبدبہ اور حزم و عدل، حضرت یحییٰؑ کی سادگی، حضرت عیسیٰ مسیحؑ کی فروتنی و انکسار، اور تمام دیگر انبیاء و مرسلین عالم کی خصوصیات اور شمائلِ حسنہ، حضورؐ کی ذاتِ پاک میں جلوہ افروز تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی بدیں الفاظ تصدیق فرمائی ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ کہ "اے محمد ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو اخلاق کے اعلیٰ اور اکمل ترین درجہ پر فائز ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسےٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور اس زمانہ کے مامور اور مردِ حق حضرت مرزا غلام احمد (آپ پر سلامتی ہو) کے پیار بھرے دل نے جس حسن و خوبی سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ اور حضورؐ کے مندرجہ بالا مقام کو اپنے منظوم کلام میں بیان کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے اور اُس سے بڑھ کر اس باب میں کچھ کہنا ممکن ہی نہیں آپ فرماتے ہیں ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم در ایں چاہِ ذقن
وآں مسیحِ ناصری شد از دمِ اُو بے شمار

### بدترین دُشمنوں سے حُسنِ سلوک

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کان خُلُقُہ القرآن سے یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ قرآن کریم کی اخلاقی تعلیم کے عین مطابق تھے اور حضورؐ کا ہر فعل و کردار قرآنِ کریم کا آئینہ دار تھا۔ چنانچہ فتح مکہ اور دیگر مواقع پر حضورؐ نے اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر کے انہیں بعد میں اسلامی سوسائٹی میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پھر عمر بھر اُن سے محبت ہمدردی اور شفقت سے پیش آتے رہے اسی طرح قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق حضورؐ غلاموں اور خادموں سے ایسا اعلیٰ

اور نیک سلوک فرماتے اور ایسی شفقت اور محبت سے ان سے پیش آتے رہے جس کی مثال دنیا کے کسی لیڈر اور کسی مذہبی پیشوا میں نہیں مل سکتی۔ حضورؐ اپنے خادم کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے سفر میں اپنی سواری پر اُسے سوار کراتے اور اس کی ہر ذاتی ضرورت پوری کرنے کے علاوہ ہر کام میں اس کی مدد فرماتے۔ اسی طرح حضورؐ سلام کرنے میں بھی خادم و آقا ادنیٰ و اعلیٰ اور چھوٹے بڑے میں کوئی امتیاز نہ فرماتے۔ حتیٰ کہ کسی بچے کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی اسے السلام علیکم کہتے۔

## ذاتی خادموں سے پیار کا سلوک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو تقریباً دس سال تک حضورؐ کی خدمت اقدس میں بطور ذاتی خادم کے حاضری کا شرف حاصل رہا ہے۔ حضورؐ کے اخلاق حسنہ کے بارے میں آپؓ فرماتے ہیں:

"میں نے دس سال حضورؐ کی خدمت
کا شرف پایا ہے سفر و حضر میں
جسقدر میں نے حضورؐ کا کام کیا
حضورؐ نے اس سے زیادہ میرا کام
کیا ہے۔"

اسی طرح حضرت انسؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ:۔

"میں دس برس خدمتِ اقدسؐ میں
رہا ہوں، لیکن حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہ تو مجھے
کوئی سخت لفظ کہا نہ سخت استفسار
فرمایا نہ کبھی یہ فرمایا کہ یہ کام کیوں
نہیں کیا۔"

یہ ہے سارے کرۂ ارض کے آقاؐ کے بلند و بالا اخلاق کا نمونہ جس نے آقا ہونے کے باوجود ایک خادم کی طرح اپنے خادم کی خدمت فرمائی۔

## اے حبشی کے لڑکے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت قدسیہ اور بابرکت کردار میں سادگی محبت اور مساواتِ انسانی کی جو اعلیٰ مثالیں پائی جاتی ہیں وہ دنیا کے کسی رہنما و پیشوا میں نہیں مل سکتیں۔ یہ آپؐ ہی کی شان ہے کہ آپؐ ہر لحاظ سے بے مثال اور ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں ایک شخص کو "اے حبشی کے لڑکے" کے الفاظ سے مخاطب کیا حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا تو بہت ناراض ہوئے اور ابوذرؓ کو ارشاد فرمایا

"اے ابوذرؓ سفید آدمی کو سیاہ
آدمی پر کوئی فضیلت نہیں ہے
فضیلت صرف تقویٰ سے ہے۔"

اسی طرح ایک موقعہ پر حضورؐ نے فرمایا:

"قیامت کے روز مومن کے اعمال
کے ترازو میں خوش خلقی اور محبت
سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہوگی
اور اللہ تعالیٰ بدگو اور بدزبان شخص
کو بہت بُرا سمجھتا ہے۔"

## "سوکھا گوشت کھانے والی کا بیٹا"

حضورؐ کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک بڑھیا حضورؐ سے گفتگو کے دوران حضورؐ کی ہیبت اور رُعب سے لرزنے اور کانپنے لگی تو حضورؐ نے اس کا ڈر دُور کرنے کے لیے نہایت پیار سے اُسے فرمایا "ڈرنے کی کوئی بات نہیں میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔" حضورؐ کو سخت کلامی اور گالی سے اتنی نفرت تھی کہ حضورؐ کے زمانہ کے یہودی اپنی مشہورِ عالم اسلام دشمنی کی وجہ سے السلام علیکم کہنے کی بجائے حضورؐ کو "السّامُ علیکم" کہنے لگے تھے جس کے معنی ہیں تجھ پر موت یا ہلاکت آئے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہودیوں سے یہ بُرا جملہ سنا تو آپؓ سے رہا نہ گیا اور آپ نے جواباً انہیں فرمایا "خدا تمہیں ہلاک کرے اور تمہیں کو موت آئے۔" لیکن حضرت سیّدِ ولدِ آدم سرورِ دو عالم خُلقِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا:

"عائشہ! اللہ تعالیٰ سخت کلامی
کو پسند نہیں فرماتا خواہ وہ جواباً
ہی کہی جائے۔"

## ادنیٰ سے ادنیٰ کام کرنا بھی عار نہ سمجھا

تاریخ شاہد ہے کہ حضور فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سادگی اخلاص اور فروتنی اور شیریں کلامی میں بھی واقعی ایک فقید المثال رہنما تھے۔ روزمرّہ کی زندگی کے ادنیٰ سے ادنیٰ گھریلو کام حضور خود بنفسِ نفیس انجام دے لیتے تھے حتیٰ کہ جانوروں کو چارہ ڈالنے بکریوں کا دُودھ دہنے گھر میں جھاڑو دینے کپڑے اور جوتے مرمت کرنے جیسے تمام کام حضورؐ اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے۔ اپنے گھر کے کام ہی نہیں بلکہ دوسروں کے گھروں کا بھی سودا وغیرہ لا دیا کرتے تھے۔ تعمیر مسجد نبوی اور غزوۂ خندق کے موقع پر حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کے ساتھ مل کر دن رات کام کیا اور مشکل سے مشکل مرحلے پر خود آگے بڑھ کر وہ کام اپنے صحابہؓ کو اپنے ہاتھوں سے کر دکھائے جنہیں صحابہؓ نے اپنی طاقت سے بالا سمجھا مثلاً جنگ خندق کے موقع پر چٹان کا توڑنا۔

## ایثار و قربانی کا نمونہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایثار و قربانی کا یہ حال تھا کہ خود فاقہ کر کے دوسروں کا پیٹ بھرتے اور ان کی حاجتیں پوری کرتے مسلمانوں کو حضورؐ کا یہ عام حکم تھا کہ جو مسلمان قرضدار مر جائے اس کی اطلاع مجھے دی جائے میں اسکا قرض ادا کروں گا کیونکہ جو وہ ترکہ چھوڑ جاتا ہے وہ اس کے وارثوں کا حق ہے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنے آخری اور مشہور خطبہ میں حضورؐ نے فرمایا:

"تمام انسان حضرت آدم کی اولاد
ہیں اور حضرت آدم مٹی سے
بنائے گئے تھے قبیلے اور جرگے
صرف شناخت کے لیے بنائے گئے
ہیں یہ چیزیں بڑائی اور برتری اور
کمتری کے اظہار کے لیے نہیں ہیں
کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے
سب سے زیادہ قابلِ عزت وہ
ہے جس کے اعمال سب سے اچھے
ہیں۔"

ایک اور موقع پر فرمایا:

"تم میں سے کسی شخص کا ایمان
اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا
جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی
کے لیے بھی وہی بات پسند نہ کرے
جو وہ خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"وہ شخص مومن نہیں ہے جس کے شر سے
اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو اور جو اپنے
پڑوسی کا حق ادا نہ کرے۔"

## مہمان نوازی میں بے نظیر نمونہ

مہمان نوازی میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت اعلیٰ اور بے مثال نمونہ اپنی امت کے لیے چھوڑا ہے۔ حضورؐ اپنے مہمانوں کی خود خدمت فرمایا کرتے اور خود اپنے ہاتھوں سے ان کے لیے کھانا وغیرہ مہیا کر کے لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک غیر مسلم حضورؐ کے ہاں مہمان ہوا جو حضورؐ کا دشمن اور آمادۂ شرارت تھا۔ حضورؐ نے بکری کے دودھ سے اس کی تواضع فرمائی اور متواتر سات بکریوں کا دودھ دُہ کر اسے پلایا۔ ایک دوسرے موقع پر ایک اور یہودی آپؐ کا مہمان ہوا اس نے رات کو خوب کھانا کھایا اور ضرورت سے زیادہ کھانے کی وجہ سے اس نے آخرِ شب بستر پر ہی غلاظت کر دی اور علی الصباح فرار ہو گیا لیکن جلدی میں اپنی تلوار بھول گیا۔ تلوار لینے کی خاطر جب واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ شہنشاہِ دو جہاں

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(مکرم ارشاد احمد صاحب شکیب ایم۔اے۔ جیکب آباد)

تو نورِ مجسّم ہے دو عالم سے حسیں ہے
تابندہ تیرے نور سے آدم کی جبیں ہے
سب دولتِ کونین تیرے زیرِ نگیں ہے
اک لفظ "نہیں" ہے جو تیرے پاس نہیں ہے
منزل ہے کہاں تیری کہاں کا تو مکیں ہے
دے ساتھ ترا، ہمتِ جبریل نہیں ہے
جو شہر مشرّف ہے ترے نقشِ قدم سے
واں سجدہ کناں آج دو عالم کی جبیں ہے
اے شاہدِ لولاکؐ یہ سب تیرا کرم ہے
حاصل جو ہمیں دولتِ ایمان و یقیں ہے
وہ ذات جسے دُور سمجھتا تھا زمانہ
تُو نے یہ بتایا کہ رگِ جاں سے قریں ہے
سب ختم ہوئے تجھ پہ کمالاتِ نبوّت
تجھ سا ہو کوئی اَور یہ ممکن ہی نہیں ہے
کہتا ہے شکیب عرش جسے سارا یہ عالم
وہ صاحبِ اسرأ کے لیے مثلِ زمیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# موجودہ نسل کی تربیت کیلئے مُربیِّ اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے راہنما اُصول

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

ہمارا خدا رَبُّ العالمین ہے اور ہمارے رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مُربیِّ کائنات ہیں جن کے فیضِ تربیت سے اُونٹوں کے چرواہے قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے مالک بنے۔ بادہ خواروں کو محبتِ الٰہی کی شراب نصیب ہوئی۔ آنحضرتؐ کی چہیتی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراءؓ خواتینِ جنت کی سردار بنیں اور آپؐ کے پیارے نواسے حضرت حسن و حسین علیہما السلام سَیِّدَا شَبَابِ الْجَنَّۃِ (جنّت کے جوانوں کے سردار) کے مقام بلند تک پہنچے۔ پس عہدِ حاضر میں تربیتِ اولاد کے لیے اگر کوئی بہترین نظامِ عمل کامیاب اور واجب العمل ہوسکتا ہے تو وہ صرف اور صرف مُربیِّ اعظم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا طریقِ عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی اولاد عطا فرمائی۔ بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی۔ آنحضورؐ نے اپنی اولاد سے جو عدیم المثال سلوک کیا اور جس خارقِ عادت رنگ میں اُن کی تربیت فرمائی اور پھر اُمّتِ مسلمہ کو ہر نئی نسل کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں جن ہدایات سے نوازا وہ پوری تفصیل کے ساتھ کُتُبِ احادیث میں درج ہیں۔ مَیں اس مضمون میں بطور اشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند راہنما اُصول بیان کرنا چاہتا ہوں جو حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے قیمتی مجموعۂ احادیث (الجامع الصغیر) سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو احادیث نمونۃً مَیں نے منتخب کی ہیں وہ ذیل میں۔ مع مختصر سی تشریح کے ہدیۂ قارئین کرتا ہوں:۔

## پہلی حدیث

"حَقُّ الْوَلَدِ عَلٰی وَالِدِہٖ اَنْ یُّحْسِنَ اسْمَہٗ وَ یُحْسِنَ مَوْضِعَہٗ وَیُحْسِنَ اَدَبَہٗ۔"

(الجامع الصغیر جزء اول ص۱۴۸)

ترجمہ:۔ بیٹے کا حق اپنے باپ کے ذمہ یہ ہے کہ وہ اُس کا نام اچھا رکھے اور اس کا ٹھکانا عمدہ بنائے اور اسے اچھے اور پسندیدہ آداب سکھائے۔

تشریح:۔ اس حدیث مبارک میں تین ارشاداتِ نبویؐ ہیں اوّل یہ کہ بچوں کا نام اچھا رکھنا چاہیئے کیونکہ اس کا ذہنی، عقلی اور نفسیاتی طور پر عمدہ اثر پڑتا ہے دوم بچوں کا ماحول اور قیام گاہ نظافت اور حسنِ ذوق کی آئینہ دار ہو۔ سوم انکو صحیح اسلامی آداب سے آراستہ و پیراستہ کیا جائے تا صحیح اسلامی معاشرہ نقشہ عالم پر اُبھر سکے۔

## دوسری حدیث

اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ حَمَلَۃَ الْقُرْاٰنِ فِیْ ظِلِّ اللّٰہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ مَعَ اَنْبِیَائِہٖ وَاَصْفِیَائِہٖ۔

(الجامع الصغیر للسیوطی جزء اول ص۱۳)

ترجمہ:۔ اپنی اولاد کی ایسے رنگ میں تربیت کرو کہ یہ تین خوبیاں بطور عادت و خصلت کے اُن میں راسخ ہوجائیں (۱) اپنے نبیؐ کی محبت (۲) نبیؐ کے اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآن کریم کا پڑھنا، کیونکہ قرآن کریم کے حاملین اللہ تعالیٰ کے انبیاءؑ و اصفیاءؒ کے ساتھ اُس روز اللہ تعالےٰ کے سائے کے نیچے ہوں گے جس روز اس کے سائے کے سوا کہیں بھی کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

تشریح:۔ اس حدیث کو اسلامی نظام تربیت کی بنیادی اینٹ قرار دیا جائے تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حُبِّ اہلبیتِ نبویؐ کے بغیر کوئی فیضان حاصل ہی نہیں ہوسکتا جیسا کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنے تجربہ و مشاہدہ کی بناء پر فرمایا ہے کہ:۔

"اور جو شخص حضرت احدیت کے مقرّبین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیّبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں اُن کا وارث ٹھہرتا ہے۔"

(براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۵۰۳)

تلاوت قرآن اور عمل بالقرآن اسلامی تربیت کی روحِ رواں ہے۔ اس حدیث میں زوردار طریق پر مسلمان نونہالوں میں اس کو رائج کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہی آج زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

## تیسری حدیث

"اَعِیْنُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلَی الْبِرِّ۔"

(الجامع الصغیر للسیوطی جلد ۱ ص۴۷)

ترجمہ: نیکی کے کاموں پر اپنی اولاد کی مدد کرو۔

تشریح:۔ نیکی کے کاموں میں اپنی اولاد کی گرمجوشی سے اعانت اُن کو جماعتی اور قومی تحریکات میں سرگرم عمل رکھنے کا مؤثر ترین محرک ہے اور زندہ قومیں اس راز کو اچھی طرح جانتی ہیں۔

## چوتھی حدیث

"مَثَلُ الَّذِیْ یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فِیْ صِغَرِہٖ کَالنَّقْشِ عَلَی الْحَجَرِ۔"

(الجامع الصغیر جلد ۲ ص۱۵۳)

ترجمہ: بچپن میں علم سیکھنے والے کی مثال پتھر پر نقش کی طرح ہے۔

تشریح: یہ حدیث والدین کی اس اہم ترین ذمہ داری کی نشان دہی کرتی ہیں کہ وہ ایسا گھریلو ماحول پیدا کریں کہ اُن کے نونہال ہوش کی آنکھ کھولتے ہی علم سے وابستہ ہوجائیں کہ یہی واحد صورت نئی نسل میں علوم و فنون کے زندہ و تابندہ رکھنے کی ہے اور علم ایک ایسی چیز ہے جس کا سیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں ہر مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے۔

## پانچویں حدیث

اَلْعِلْمُ خَلِیْلُ الْمُؤْمِنِ وَالْعَقْلُ دَلِیْلُہٗ وَالْعَمَلُ قَیِّمُہٗ وَالْحِلْمُ وَزِیْرُہٗ وَالصَّبْرُ اَمِیْرُ جُنُوْدِہٖ وَالرِّفْقُ وَالِدُہٗ وَاللِّیْنُ اَخُوْہُ۔"

(الجامع الصغیر الجزء الثانی ص۶۸)

ترجمہ:۔ علم مومن کا دلی دوست ہے اور عقل اُس کی راہ نما ہے اور عمل اُس کا نگران ہے اور حلم و بُردباری اس کا وزیر ہے اور صبر اس کے لشکروں کا سردار ہے اور لطف و مہربانی اس کا باپ ہے اور نرمی اُس کا بھائی ہے۔"

تشریح: اس حدیث میں علم سے صحیح معنوں میں استفادہ کرنے کے نہایت پُرحکمت ذرائع پر روشنی ڈالی گئی ہے جن سے موجودہ نسل کو آگاہ اور باخبر رکھنا ضروری ہے تا اُن کے ذوقِ علم و معرفت کو نقطہ کمال تک پہنچانے کی راہیں ہمیشہ کشادہ رہیں۔

## چھٹی حدیث

اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمِفْتَاحُھَا السُّؤَالُ فَسَلُوْا یَرْحَمْکُمُ اللّٰہُ فَاِنَّہٗ یُؤْجَرُ فِیْہِ اَرْبَعَۃٌ اَلسَّائِلُ وَالْمُعَلِّمُ وَالْمُسْتَمِعُ وَالْمُحِبُّ لَھُمْ۔"

(الجامع الصغیر ص۶۸ الجزء الثانی)

ترجمہ:۔ علم کے کئی خزانے ہیں اور اُن خزانوں کی چابی سوال کرنا ہے اللہ تم پر رحم کرے سو تم سوال کیا کرو کیونکہ سوال کے نتیجہ میں چار شخصوں کو اجر ملتا ہے (۱) سوال کرنے والے کو (۲) تعلیم دینے اور مسائل بتانے والے کو (۳) توجہ سے سننے والے کو اور (۴) ان (مذکورہ) لوگوں سے محبّت کرنے والے کو۔

تشریح: جدید طریقۂ تعلیم سے ثابت ہے کہ سوال حصول علم کا بہترین طریق ہے خصوصاً بچوں اور نونہالوں کو مختصر وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچانے کا اس سے بڑھ کر مفید اور کارگر کوئی ذریعہ دریافت نہیں ہوا۔ مربیِّ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال دیکھیئے کہ حضور نے چودہ سَو سال قبل اِس نکتہ کی طرف امت کو توجہ دلائی اور اس ایک نکتہ کی بدولت علم و عرفان کے ہزاروں نئے چراغ روشن کر دیئے۔ اللھم صلِّ علیٰ محمد و آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

## ساتویں حدیث

اِنَّ مِنْ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلٰی عَبْدِہٖ اَنْ یُّشْبِھَہٗ وَلَدُہٗ

(الجامع الصغیر جزء اول ص۹۹)

ترجمہ:۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ پر ایک انعام ہوتا ہے کہ اُس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah



اولاد اُس کے مشابہ ہو۔

تشریح: یہ مہتم بالشان حدیث نیک والدین کے اندر اپنی پارسا اولاد کو دیکھ کر خدا تعالےٰ کی حمد اور تشکر کے جذبات پیدا کرنے کا موجب بھی ہے اور اس سے تربیتِ اولاد کا یہ گُر بھی سامنے آتا ہے کہ مومن کو خدمت دین کے کاموں میں مصروفِ عمل اولاد کو خدائے کریم کا بہت بڑا انعام سمجھنا چاہیئے اور اس انعام اور برکت کے نشان کو اپنی کسی کوتاہی، غفلت یا سُستی سے داغدار نہیں کرنا چاہیئے اسی لیے فرمایا "اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ" اپنی اولاد کا احترام کرو۔ اگر ہم اکرامِ اولاد کو اپنا شعار بنالیں تو تربیتِ اولاد کی طویل اور کٹھن منزل سالوں میں نہیں ہفتوں بلکہ دنوں میں طے ہو سکتی ہے۔

## آٹھویں حدیث

"دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ کَدُعَاءِ النَّبِیِّ لِاُمَّتِہٖ"

(الجامع الصغیر ص۱۴ جلد دوم)

ترجمہ: باپ کی دُعا اپنے بیٹے کے حق میں ایسی ہی ہے جیسے نبی کی دُعا اپنی اُمت کے لیے ہوتی ہے۔

تشریح: آج کی دنیا نے اپنے مادی نظام میں دعا کو مدتوں سے خارج کر رکھا ہے اور اسی لیے وہ ہزاروں مسائل میں الجھ کے رہ گئی ہے جن میں سے خصوصاً نئی نسل کی بے راہ روی اور شرمناک کردار نے اس کا مستقبل تاریک بنا دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار برکتیں اور رحمتیں ہوں ہمارے آقا و مولا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حضور نے جہاں موجودہ دنیا کی خرابیوں کی نشان دہی فرمائی وہاں اس کا علاج بھی بتایا کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی سے ہوگا اور اس سلسلہ میں خاص طور پر یہ تلقین فرمائی کہ والدین اپنی دعاؤں میں اپنے بچوں کو کبھی فراموش نہ رکھیں۔ خدا تعالیٰ اولاد کے حق میں ان کی دعاؤں کو اسی طرح شرف قبولیت بخشتا ہے جس طرح نبیوں کی دعائیں ان کی اُمتوں کے بارے میں اُس کی درگاہ میں مقبولیت کا فخر حاصل کرتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اولاد کے لیے خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمانا عہدِ حاضر میں نہایت درجہ اہمیت رکھتا ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ الحاد و دہریت کی موجودہ تاریک فضاؤں میں دُعا ہی ایک سچے مسلمان کے لیے روشنی کا مینار ہے جس سے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

طَعَامُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ زَمَنِ الدَّجَّالِ طَعَامُ الْمَلَائِکَۃِ التَّسْبِیْحُ وَالتَّقْدِیْسُ فَمَنْ کَانَ مَنْطِقُہٗ یَوْمَئِذٍ التَّسْبِیْحُ وَالتَّقْدِیْسُ اَذْھَبَ اللّٰہُ عَنْہُ الْجُوْعَ۔

(الجامع الصغیر جزء دوم ص۵۳)

ترجمہ: دجال کے زمانہ میں مومنوں کا کھانا فرشتوں والا کھانا ہوگا یعنی خدا تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنا۔ پس اُن ایام میں جس شخص کی گفتگو تسبیح و تقدیس ہوگی اللہ تعالیٰ اس سے بھوک دور کر دے گا (یعنی اپنے فضل سے اس کے لیے رزق کے سامان کر دیگا اور اُسے فاقہ کشی کی مصیبت سے بچا لیگا)۔

## تربیتی اداروں اور والدین کی مشترکہ اہم ذمہ داریاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیان فرمودہ بعض نہایت شاندار راہنما تربیتی اصولوں کا بالاختصار تذکرہ کرنے کے بعد نہایت ادب کے ساتھ مجھے عرض کرنا ہے کہ اولاد کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کی عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ نونہالانِ اسلام کے ذمہ دار تربیتی ادارے اور والدین اپنے مقام کو سمجھیں اور غلبۂ اسلام کی پندرھویں صدی ہجری کے علمی و عملی تقاضوں سے خود بھی پوری طرح ہم آہنگ ہوں تا اپنے اہل بیت اور اپنے جگر گوشوں پر گہرے اور انمٹ اسلامی نقوش قائم کر سکیں۔ احادیثِ نبویہ کی روشنی میں اطاعتِ خلافت، وقفِ زندگی، خدمتِ بنی نوعِ انسان اور تبلیغِ اسلام۔ یہ چار امور ایسے اہم ہیں کہ آج دنیائے اسلام کی ترقی و بقاء اور عروج و ارتقاء کا تمام تر انحصار انہی پر ہے اور تربیتِ اولاد کی کوئی سکیم اور کوئی تجویز کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ مسلم معاشرے میں ان تینوں امور سے گہری وابستگی نہ پائی جاتی ہو اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض واضح ارشادات یہ ہیں:۔

۱۔ "فَاِنْ رَئَیْتَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَالْزَمْہُ وَاِنْ نَھَکَ جِسْمُکَ وَاُخِذَ مَالُکَ۔"

(مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۵ ص۴۰۳)

ترجمہ:۔ اگر تم زمین میں کوئی خلیفۃ اللہ دیکھو تو اُس کی متابعت و اطاعت کو لازم پکڑو خواہ تمہارا جسم لہولہان ہو جائے اور تمہاری جائیداد تک لوٹ لی جائے۔

۲۔ "مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ظَھَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ۔"

(الجامع الصغیر الجزء الثانی ص۱۶۰)

ترجمہ: جس شخص نے اللہ کی خاطر چالیس دنوں کو خالص کیا (یعنی خالصۃً ذاتِ باری تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے وقف کیے رکھا) حکمت کے چشمے اُس کے دل سے پھوٹ پھوٹ کر اُس کی زبان پر سے جاری ہوتے ہیں۔

۳۔ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ حَاجَۃً کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ۔"

(الجامع الصغیر، الجزء الثانی ص۱۷۸)

ترجمہ: جس شخص نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی اُس کے لیے حج اور عمرہ کرنیوالے شخص (کے ثواب) کی مانند ثواب ہے۔

۴۔ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ حَاجَۃً کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ خَدَمَہُ اللّٰہَ عُمُرَہٗ۔"

(الجامع الصغیر الجزء الثانی ص۱۷۸)

ترجمہ: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی اُس کے لیے اس شخص (کے اجر) کی مانند اجر ہے جس نے اپنی ساری عمر اللہ تعالیٰ کی خدمت (و اطاعت گزاری) میں بسر کی ہو۔

۵۔ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیْہِ رَجُلٌ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔

(الجامع الصغیر الجزء الثانی ص۱۶۳)

ترجمہ: جس شخص کے ہاتھ پر کوئی شخص مسلمان ہوا اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

## ربِّ محمدؐ کے حضور دُعا

دعا ہے کہ ربِّ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم سب کو محض اپنے فضل و رحم سے یہ توفیق بخشے کہ ہم اور ہماری اولادیں ہمیشہ ہی اسلام کا سچا اور چلتا پھرتا نمونہ بن جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خادموں چاکروں اور کفش برداروں میں شامل رہیں۔ اور پھر ہر آنے والی نسل قیامت تک پوری فرض شناسی سے اپنے فرائض بجا لاتی رہے کیونکہ جیسا کہ حدیث یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کے مصداق حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

"ہر قوم کی زندگی اُس کے نونہالوں سے وابستہ ہے کسقدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے اگر آگے اسکو جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں تو سب محنت غارت جاتی ہے اور اس کام کا انجام ناکامی ہوتا ہے۔ گو ہمارا سلسلہ روحانی ہے مگر چونکہ مذکورہ بالا قانون بھی الٰہی ہے اس لیے وہ بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکتا۔ پس اس کا خیال رکھنا ہمارے لیے ضروری ہے۔"

(الواح الہدیٰ)

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلس کی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کیے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی خالد کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ چندہ ۱۵ روپے

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

بہترین عمارتی سامان

دروازے کھڑکیاں اور دوسرا عمارتی سامان

ماہر کاریگروں کی زیر نگرانی تیار کیا جاتا ہے

ریٹ لکڑی کیل (انڈر) ۲۸ تا ۳۲ روپے فٹ

" " بیار ۳۸ تا ۴۲ روپے فٹ

حبیب اللہ خان

افغان ٹمبر ورکس فیکٹری ایریا ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وحدتِ انسانی اور اتحادِ اقوام پر مبنی عدیم النظیر تعلیم

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا ایک درخشاں پہلو

( مکرم پروفیسر سعود احمد خاں ایم۔ اے )

ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خیر البشر اولین و آخرین کے فخر سید ولد آدم ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آپؐ سے پہلے دنیا میں انبیاءؑ بھی آئے اور مختلف ادیان بھی قائم ہوئے اور ملتیں بھی بنیں، آخر وہ کون سی بات ہے جس کی وجہ سے ہمارے حضور انور کو سرورِ کائنات کہنا اور آپؐ کو افضل الرسل تسلیم کرنا ضروری قرار پایا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کئی جہت سے ثابت کی جا سکتی ہے ایک جہت وہ ہے جسکو ہم اتحاد انسانی کہہ سکتے ہیں۔

### اتحاد انسانی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو مختلف علاقوں میں مختلف ماحول میں مختلف طبائع کے ساتھ پیدا کیا تو پھر ہر زمانہ میں اور ہر علاقہ میں مختلف روحانی ہدایات سے بھی انسان کو نوازا، تو کیا احسن الخالقین اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں کو ہمیشہ بٹے رہنے کے لیے پیدا کیا؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ مادی اعتبار سے ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف علاقوں مختلف نسلوں اور مختلف تمدنوں کے انسان رفتہ رفتہ ایک دوسرے کے قریب آتے رہے ہیں۔ گویا دنیا سمٹتی اور نوعِ انسانی ایک نقطہ پر جمع ہوتی چلی آ رہی ہے ایسی صورت میں جبکہ انسانی فکر، وحدت انسانیت کے لیے غلطاں و پیچاں ہے اگر دین کے اعتبار سے وہ بٹی رہے اور دینی رہنمائی اس کو مطلوبہ وحدت کے حصول میں ممد نہ بنے تو یہ الزام نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ پر آئے گا کہ اس نے انسانی فطرت میں وحدت کا مادہ رکھ کر دین اور مذہب کے ذریعہ تفریق کے بیج بو دیئے۔ حالانکہ وہ خدا جو اپنی ذات میں احد ہے یقیناً اپنی احدیت کا ثبوت کائنات کی وحدت کے ذریعہ سے بھی دیتا ہے۔ ہر نوع کی مخلوق کے ہر فرد میں ظاہری تضادات کے باوجود ہم آہنگی بھی پائی جاتی ہے اور پھر تمام انواع اپنے اختلافات کے باوصف اپنی اپنی جگہ ایک تنظیم میں منظم اور ایک ترتیب میں مترتب دکھائی دیتی ہیں۔ پس ماننا پڑتا ہے کہ مادی اور ظاہری قانون سے بالا ایک روحانی قانونِ قدرت بھی موجود ہے اور اس وحدتِ قانونِ قدرت کا تقاضا ہے کہ دنیا میں دینی وحدت کا بھی کوئی نظام ذاتِ احدیت کی طرف سے ہونا چاہیئے تھا تاکہ یہ بات بکلی ثابت ہو جائے کہ مخلوقات کی تمام انواع اپنے اپنے دائرہ کار میں سمٹ سمٹ کر کائنات پر نقشِ توحید کو ہی اجاگر کر رہی ہیں۔

### دینی رہنمائی کا مرکزِ وحدت

جب نظامِ قدرت ایک دینی وحدت کا متقاضی ہے تو دینی رہنمائی کا بھی ایک مرکزِ وحدت ہونا چاہیئے تاکہ اتحادِ نوعِ انسانی میں مذہب ہی انسان کی آخری آماجگاہ ثابت ہو۔ پس وہی مذہب اس رہنمائی میں بھی پورا اتر سکتا ہے جو پہلے انسانی وحدت کا اعلان اس طرح کرے جسمیں نہ کوئی فرد نہ کوئی خاندان نہ کوئی قبیلہ نہ کوئی قوم اور نہ کوئی نسل دوسروں پر کوئی امتیاز بطور پیدائشی حق رکھے اور اس کا یہ حق جزوِ ایمان نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ ہمارا ایمان ہے اور ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ فضیلت صرف اور صرف ہمارے سید و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ دنیا وحدتِ انسانیت کے لیے حضور پُرنور کی ہی طرف رجوع کرے کیونکہ آپؐ ہی وہ تعلیم لائے جس میں یہ اعلان موجود ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

(الحجرات آیت ۱۴)

یعنی اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اور ذکر اور انثیٰ کہہ کر یہ بتایا کہ سب انسان ایک ہی طریق پر پیدا ہو رہے ہیں تو بھلا آپس میں بڑائی یا فضیلت کا دعویٰ کر کے امن و اتحاد میں رکاوٹیں پیدا کرنا کس قدر خلافِ حقیقت ہے کیونکہ ذکر اور انثیٰ کی پیدائش بھی تو ایک وجود سے ہوئی فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ

(النساء آیت ۱)

اے لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس سے ہی اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کر کے دنیا میں پھیلائے۔

جب تمام انسانوں کی ربوبیت ایک ہی خدا کر رہا ہے تو پھر کسی ایک فرد کے لیے دوسرے فرد پر اور ایک خاندان کے لیے دوسرے خاندان پر اور ایک قبیلے کے لیے دوسرے قبیلے پر اور ایک قوم کے لیے دوسری قوم پر اور ایک نسل کے لیے دوسری نسل پر برتری کا دعویٰ کیونکر جائز ہو سکتا ہے اور یہ رب تو وہ خالق و مالک رب ہے جو اپنی مخلوق کی پیدائش کے بعد ہی نہیں بلکہ پہلے سے ہی اس کی ربوبیت کا انتظام فرماتا ہے اور پھر اس دنیوی زندگی ہی میں نہیں بلکہ اخروی زندگی میں بھی وہی ربوبیت فرمائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید کے شروع ہی میں فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔

یعنی ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے مانگے دینے والا اور ہر عمل کا بہترین اجر دینے والا ہے اور جزا سزا کے وقت کا مالک ہے۔

ایسی ربوبیت کامل دلیل ہے اس کی خالقیت کی کیونکہ کسی چیز کا خالق ہی جانتا ہے کہ اس کی بقا کے لیے کیسی ربوبیت کی ضرورت ہے۔ پس جو وجود باجود ایسے خدا کی ذات بابرکات سے انسان کی رہنمائی کا سامان لیکر آئے جو رب العالمین ہے تو یقیناً اس کے سوا اور کون رحمۃ للعالمین کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ یہ رسولؐ رحمت ہے اپنوں کے لیے بھی اور غیروں کے لیے بھی، ہاشمیوں کے لیے بھی اور غیر ہاشمیوں کے لیے بھی، قبیلہ قریش کے لیے بھی اور غیر قریشیوں کے لیے بھی، عربوں کے لیے بھی عجمیوں کے لیے بھی، کالوں کے لیے بھی گوروں کے لیے بھی، احمر کے لیے بھی اور اصفر کے لیے بھی، مشرقی اقوام کے لیے بھی اور مغربی اقوام کے لیے بھی اور اسی کے سایۂ عاطفت میں سبکو امن و اتحاد نصیب ہو سکتا ہے۔

### وحدتِ انسانی کا اعلان عام

چنانچہ ہمارے رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں امّ القریٰ مکہ میں یکہ و تنہا توحید الٰہی کی آواز بلند کی اور وہاں سے دشمنوں کے نرغے میں اپنے آپ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے رات کے اندھیرے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ نکلنے پر مجبور ہوئے اور یہاں بھی اکیلا ہی کہنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے محافظ نہ تھے بلکہ آپؐ کی اکیلی ذات ستودہ صفات ہی اس زمین پر ابوبکرؓ کو پناہ دے رہی تھی اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تو دونوں کا ہی محافظ تھا۔ تو ہاں اسی شہر میں اول بیت وضع للناس یعنی خانہ کعبہ میں آفتاب عالمتاب کی روشنی میں سوا لاکھ انسانوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر اعلان فرمایا:

"لوگو! بیشک تمہارا رب ایک ہے اور جدّ اعلیٰ ایک ہے۔ سب انسان آدم کی اولاد ہیں۔ آدم مٹی سے بنے تھے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صرف وہی معزز ترین ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر۔ سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ برتری صرف تقویٰ کے سبب سے ہے۔" (طبری)

اگرچہ یہ خطبہ حقوق انسانی کا ایک چارٹر ہے، لیکن ساتھ ہی اقوامِ عالم کے اتحاد کی بنیاد بھی ہے۔ یہ پہلا موقع تھا جبکہ تمام انسانوں کے بلا امتیاز رنگ و نسل، مذہب و عقیدہ ایک سطح پر ہونے کا اعلان کیا گیا اور اس کو جزوِ ایمان بنایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر شفقت مختلف اقوام و نسل کے لوگوں نے مکہ و مدینہ میں اخوت و یک رنگی کی پاک زندگی کے مزے اٹھائے۔ مثلاً عداس نینوائیؓ، عبداللہ بن سلامؓ یہودی نژاد مدعم سوڈانی۔ بلال حبشیؓ۔ فیروز خراسانی۔ سلمان فارسیؓ صہیب رومیؓ، ثمامہ نجدیؓ سب غیر حجازی غریب الوطن ہونے کے باوجود اپنے اپنے گھروں سے زیادہ امن و سلامتی محسوس کرتے تھے۔ حتّٰی کہ حضرت سلمان فارسیؓ کو تو ایک موقع پر سلمان منا اہل البیت کہکر ایک غیر عرب کو اس قدر بلند کر دیا کہ یہ عجمی نژاد غلام اب ان عربوں کے لیے جو اس کو اور اس کی قوم کو عجمی کہہ کر تحقیر کیا کرتے تھے رشک کا باعث بن گیا اور حضرت بلالؓ حبشی کے ساتھ آپؐ کی محبت اور تعلقِ خاطر کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس غلام پر جسکو مکہ کی گلیوں میں رسیوں سے

باندھ کر گھسیٹا جاتا تھا ایسا رشک آیا کہ خود مشرق و مغرب کی سب سے بڑی مملکت کے فرمانروا ہونے کے باوجود آپؓ کھلے عام سیدنا بلالؓ کہکر پکارا کرتے تھے۔

## وحدتِ اقوام کا عملی نمونہ

یہ کوئی اتفاق نہ تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد مختلف اقوام کے چند غریب الوطن نادار لوگ جمع ہو گئے تھے اور یہ کوئی ریاستی مصلحت نہ تھی کہ حضور پُرنورؐ نے ان سبکو اپنے سایہ عاطفت میں لے لیا تھا یہ اس دین کامل کا عملی نمونہ تھا جو آپؐ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مختلف اقوام اور نسل کے لوگوں کے اتحاد کے لیے بھیجا تھا۔ اس کی ایک جھلک ہمکو میثاقِ مدینہ میں نظر آتی ہے۔ جس کے تحت آپؐ نے مکہ کے مہاجر اور مدینہ کے انصار مسلمان، اہل کتاب یہود و نصاریٰ حتیٰ کہ مدینہ کے انصار قبائل اوس و خزرج کے غیر مسلم افراد کو بھی بقائے باہمی کے تحریری معاہدات میں شریک کرکے سبکو مذہبی اور شہری آزادیاں دیدیں اور پھر دوسرے قبائل کو بھی ایسی ہی پیشکش نہایت خلوص نیت کے ساتھ کی گئی اور جس نے اس کو قبول کیا اس کو بھی برابری کی بنیاد پر امن و صلح کے ساتھ اتحاد میں شریک کرلیا گیا۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر شام کے سرحدی قبائل کو بھی اس اتحاد میں شامل کرلیا گیا جبکہ کسی پر بھی اپنے نظریات زبردستی نہ ٹھونسے گئے۔ بس پُرامن بقائے باہمی کے لیے معاہدات کے ذریعہ اختلافات کا احترام کرتے ہوئے اتحاد کیا گیا تھا۔ اگرچہ مدینہ کے یہود قبائل نے میثاقِ مدینہ کی پے در پے خلاف ورزیاں کی تھیں، لیکن ایک قوم کی بدعہدی کی وجہ سے بین الاقوامی اتحاد کے مشن کو چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔ یہی تو حضور پُرنور کا مشن تھا کہ اختلافات کے باوجود ضمیر کی آزادی اور عزت و آبرو اور جان و مال کی آزادیوں کی حفاظت کی ضمانت دی جائے۔

## وحدتِ اقوام کے عملی نمونہ کا اثر

یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا اثر تھا کہ ایران کو فتح کر لینے کے بعد خلفائے راشدین نے وہاں کے آتش پرستوں کو بھی وہی آزادیاں دیں جو یہود و نصاریٰ کو عہدِ سعادتِ نبویؐ میں دی گئی تھیں اور ان آزادیوں کے سبب ہی ان غیر مسلم اقوام کی مقامی آبادیاں جوق در جوق اسلام کو قبول کرتی چلی گئیں کیونکہ انہی حقوق سے تو وہ اسلام سے قبل اپنی نام نہاد قومی حکومتوں میں محروم تھیں۔ گویا جہاں شاہانِ وقت یا برسرِ اقتدار طبقہ اپنے مخصوص مفادات کی وجہ سے بین الاقوامی اتحاد سے گریزاں تھا وہاں ان کی رعایا اب اسلامی نظام کے تحت ایک عالمگیر برادری میں منسلک ہو رہی تھی۔ فلسطین کی فتح سے قبل یہودی یروشلم میں داخل نہ ہو سکتے تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے داخلہ پر سے پابندی اٹھالی۔ اسی طرح سپین کی فتح کے وقت وہاں کے یہود کی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی مگر اسلامی دورِ حکومت میں عیسائی اور یہودی مسلمانوں کے شانہ بشانہ شہری آزادیوں کی دولت سے مالامال تھے۔ اسی لیے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد کمزوروں کو ظالم حکمرانوں کے استبداد سے آزاد کرانا بھی بتایا ہے۔

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ
وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ
وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ
عَلَيْهِمْ۔

(الاعراف آیت ۱۵۸)

یہ رسول ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے اور سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا ہے اور سب بُری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ جو ان پر لادے ہوئے تھے اور طوق جو ان کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان کو دُور کرتا ہے۔

## اتحاد کو نقصان پہنچانے والے عوامل کا سدِّباب

جس طرح قوموں کے اتحاد میں ایک بڑی رکاوٹ طاقتور کے ہاتھوں کمزوروں کا استیصال اور استحصال ہے اسی طرح آپس میں ایک دوسرے کو حقیر سمجھنا بھی ہے۔ تحقیر سے بداعتمادی پیدا ہو کر نتیجہ جنگ و جدال کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تعلیم عطا فرمائی۔

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا
مِّنْهُمْ۔

(الحجرات آیت ۱۲)

یعنی کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کرے ممکن ہے وہ ان سے اچھی ہو۔

اس تعلیم کا ایک پہلو یہ ہے کہ دوسروں کو محض اختلاف کی بنا پر بُرا نہ سمجھا جائے اور ان سے نفرت کا اظہار نہ کیا جائے کیونکہ اختلاف کا مطلب نفرت اور دشمنیاں بڑھانا نہیں بلکہ تلاشِ حق کی جستجو کو آسان بنانا ہے۔ چنانچہ امن کی خاطر یہاں تک تلقین فرمائی:۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ
مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا
اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔

(الانعام آیت ۱۰۹)

یعنی تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں گالی مت دو نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت سے اللہ کو گالیاں دینگے۔

نہ صرف یہ کہ دوسروں کے خداؤں کو فساد کے ڈر سے گالی نہ دو بلکہ خود اپنے مخالفین پر الزام تراشی بھی نہ کرو کیونکہ اس طرح بھی نفرتیں بڑھتی ہیں اور قومیں ایک دوسرے سے دور ہو جاتی ہیں اور نتیجہ خونریزی ہوتا ہے چنانچہ فرمایا:۔

لَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ

(الحجرات آیت ۱۲)

یعنی دوسروں کو بُرے ناموں سے یاد مت کرو۔

پھر فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا
كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ
الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا
وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

(الحجرات آیت ۱۳)

یعنی اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ امن و اتحاد کی خاطر اختلافات کو اس طرح نظر انداز کر دیا جائے کہ حقیقت کو پانا مشکل ہو جائے۔ ہر قوم و ملت کو حق ہونا چاہیئے کہ جس کو وہ حق سمجھے اس پر کاربند ہو، لیکن اس طرح کہ دوسرے کی حق تلفی نہ ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ
قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا
اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ
لِلتَّقْوَىٰ۔

(المائدہ آیت ۹)

یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

یہودیوں کی غداریوں کے باوجود جب بھی ان کے ساتھ معاملات طے ہوئے حق و انصاف کے تمام تقاضے پورے کئے گئے جب تک وہ ساتھ رہے ان کو شہری حقوق سے محروم نہیں کیا گیا۔ مشرکینِ مکہ نے مسلمانوں پر سب سے زیادہ مظالم توڑے تھے۔ ان کے ساتھ بھی انصاف کا پہلو نہ چھوڑنے کی تلقین یوں کی گئی:۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ
قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ
تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا
عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا
تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ۔

(المائدہ آیت ۳)

یعنی قوم کی یہ مخالفت کہ تم کو مسجد حرام سے روک دیا تھا تم کو ادھر نہ لے جائے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ان کی مدد کرو اور گناہ اور سرکشی کے کاموں میں ان کا ساتھ نہ دو۔

جب جنگ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود زخمی ہوئے اور آپؐ کا چہرۂ مبارک خون آلود ہو گیا تو صحابہؓ نے آپؐ سے کفار کے لیے بددعا کرنے کی درخواست کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں لعنت کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ اے اللہ میری قوم پر رحم فرما یہ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں۔

## قوموں کو ایک دوسرے کے قریب لانے والی تعلیم

قوموں کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور نفرت دور کرنے کا ایک طریق ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ ان کی خوبیوں کو تسلیم کیا جائے فرمایا:

كلمة الحكمة ضالة
المومن۔

حکمت کی بات مومن کا کھویا ہوا سرمایہ ہے۔

آنحضورؐ نے خود ایران کی قوم کی اس اعتبار سے تعریف فرمائی کہ جب حضورؐ کی پیدائش ہوئی تو ایران میں نوشیروانِ عادل کی حکومت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو شیخ سعدی رحمت اللہ علیہ نے یوں شعری زبان میں بیان کیا ؎

سزد گر بدورش بنازم چناں
چوں سید بدورانِ نوشیرواں

(بوستان)

حالانکہ خود حضورؐ کو یا آپؐ کی قوم کو اس کے عدل سے کیا فائدہ پہنچا تھا؟ لیکن کسی کی خوبی کو گردانا دراصل اس کے ساتھ اتحاد کے لیے قدرِ مشترک تلاش کرنا ہے۔ مصر کے عیسائیوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارے میں صحابہ کو فرمایا کہ تمہاری دادی سارہ کی قوم ہے۔ چین کے حوالے سے حصولِ علم کی تحریص دلائی گویا مشرق و مغرب کی اقوام کی طرف دوستی اور اتحاد کا ہاتھ بڑھا دیا۔ جب تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے اور تمام دینوں کی ابتداء الہام الٰہی سے ہوئی تو اس سے بڑھ کر قدر مشترک اور کیا ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید میں و لکل قوم ھاد (الرعد آیت ۸) کہہ کر اللہ تعالیٰ نے سبکو ایک کر دیا۔ فیھا کتبٌ قیمہ (البینہ آیت ۴) گویا قرآن اتحادِ ادیان اور اتحاد اقوام کے لیے نازل ہوا۔ چنانچہ نجران کے عیسائیوں کو قرآن مجید میں یہی دعوت دی گئی :۔

تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ۔ (آل عمران آیت ۶۵)

یعنی ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

مذہبی اختلافات کے باوجود ہر جگہ کوئی نہ کوئی قدر مشترک ضرور پائی جاتی ہے اور اگر عقائد نہیں تو انسانیت کی قدر تو ہر حالت میں موجود ہوتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو بھی امت واحدہ فرمایا ہے :

کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ وَاَنْزَلَ مَعَھُمُ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ۔

(البقرۃ آیت ۲۱۴)

یعنی سب انسان ایک امت تھے اللہ نے اپنے انبیاء بھیجے جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے اور ان کے ساتھ حق پر مشتمل کتاب نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کے متعلق جن میں انہوں نے اختلاف کیا فیصلہ کرے۔

گویا جب لوگ اتحاد کا طریق چھوڑ دیتے ہیں تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت آتی ہے لیکن اس اختلاف کو دور کرنے کا طریقہ بھی پُر امن ہونا چاہیئے نہ کہ تشدد۔ فرمایا :

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ

(حٰمٓ السجدہ آیت ۳۴)

یعنی تو بدی کا بدلہ نیکی سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ اس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے۔ وہ تیرے حسنِ سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔

یہ اس لیے کہ اصل مقصد تو اتحاد و دوستی قائم کرنا ہے۔ اگر اختلافات میں بدمزگیوں کو اس طرح خوش خلقی اور نیکی سے دور کیا جائے تو ضرور اللہ تعالیٰ اس مقصد کے حصول کو آسان بنا دیگا کیونکہ جذبات کی قربانی بھی بہت بڑی قربانی ہوتی ہے جو ہرگز رائیگاں نہ جائے گی چنانچہ فرمایا :

عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً ؕ وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ

(الممتحنہ آیت ۹-۱۰)

یعنی قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان کافروں میں سے جو تمہارے دشمن ہیں محبت پیدا کر دے اور اللہ اس پر قادر ہے اور اللہ بے انتہا بخشنے والا اور بے انتہا رحم کرنے والا ہے اللہ تم کو ان لوگوں سے نیکی کرنے اور عدل کا معاملہ کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے نہیں لڑے اور تم کو گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

## اتحادِ اقوام کا ایک خاص پہلو

اسلام میں جہاد و قتال کا جو فلسفہ ہے وہ اس تعلیم کے خلاف نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے جنگ کی اجازت صرف اسی وقت دی گئی ہے جب دوسروں کی طرف سے وحدتِ انسانیت کو مٹانے کی کوشش کی جائے۔

فرمایا :

لَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔

(البقرہ آیت ۲۵۲)

اگر اللہ انسانوں کو شرارت سے نہ ہٹائے رکھتا یعنی بعض انسانوں کو بعض کے ذریعہ سے نہ روکتا تو زمین میں فساد مچ جاتا، لیکن اللہ تمام جہانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔

لیکن جہاں مومنین کو لڑنے کی اجازت دی وہیں ان پر وہ بندشیں لگا دیں جو کبھی کوئی فاتح جنگجو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔ فرمایا :

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۹۱)

اللہ کی راہ میں ان سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور کسی پر زیادتی نہ کرو (اور یاد رکھو) اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

بلکہ فرمایا :

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ

(الحجرات آیت ۱۰)

(الممتحنہ آیت ۱۹)

یعنی اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

مسلمانوں سے لڑنے والی قوموں کے بارے میں یہ بھی تعلیم دی کہ :۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ۔ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔۔۔۔۔ وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ اللّٰہُ ؕ ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ۔

(الانفال آیات ۶۲ و ۶۳)

اگر وہ (کافر) صلح پر مائل ہوں تو اے رسول تو بھی صلح کی طرف مائل ہو اور اللہ پر توکل کر اللہ یقیناً بہت دعائیں سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔۔۔

۔۔۔ اور اگر وہ اس بات کا ارادہ رکھتے ہوں کہ بعد میں تجھے دھوکا دیں تو یاد رکھ اللہ تیرے لیے یقیناً کافی ہے۔ وہی ہے جس نے تجھکو مومنوں کے ذریعہ اور اپنی مدد کے ذریعہ مضبوط کیا۔

چنانچہ صلح حدیبیہ اس تعلیم پر عمل کرنے کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ صلح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارِ مکہ کے ساتھ کی تھی جبکہ وہ بار بار کی شکستوں کے باوجود اب صلح کے نام پر بڑھ بڑھ کر وہ شرائط پیش کر رہے تھے کہ گویا ہر جنگ میں وہی فاتح رہے ہوں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ تاریخ عالم میں سے اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی ہے کہ صلح کے وقت مفتوح نے فاتح کو اپنی شرائط املا کرائی ہوں حتیٰ کہ خود جماعتِ مومنین اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طریق کو پوری طرح سمجھنے سے قاصر تھی، مگر رسولؐ کی طمانیتِ قلب کی یہ حالت تھی کہ صلح کی دستاویز پر محمد کے ساتھ رسول اللہ کے لفظ کو حذف کرنے کا اصرار کیا جا رہا ہے اور آپؐ بشاشت کیساتھ خود اپنے ہاتھ سے اس کو مٹا دیتے ہیں مسلمانوں کے دل مغموم ہیں اور کفار بغلیں بجا رہے ہیں اور حضورؐ اپنے رب کی رضا پر راضی ہیں کہ

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا۔ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ۔

اس لیے کہ مکہ کے بے وقوف کفار دستاویز پر رسول اللہ کا لفظ مٹا کر خوش ہو رہے تھے گویا کہ ان کی کائنات صرف چند مربع انچ ہی ہیں سچ ہے۔

؎ کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہ کے نیچے
اسکے گماں میں اس کا ارض و سما یہی ہے

لیکن زمین کی وسعتیں اور آسمانوں کی فضائیں اسی نامِ مبارک سے معمور ہوئیں جسکو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے محمد رسول اللہ کہا صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ اس کے معاً بعد جو وحی نازل ہوئی اس میں محمد رسول اللہ کا اسم مبارک شان و شوکت کے ساتھ بیان ہوا کُل قرآن مجید میں حضور پر نورؐ کا نام گرامی چار جگہ آیا صرف اسی جگہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ساتھ نازل ہوا اور اس سورۃ کو الفتح کا نام دیا گیا اور صلح حدیبیہ کو فتح مبین قرار دیا گیا کیونکہ اصل فتح میدانِ جنگ میں نہیں بلکہ مجلس صلح و امن میں حاصل ہوتی ہے جس پر انسان دوستی اور اتحادِ اقوام کی بنیادیں پڑتی ہیں۔

انسان جلد باز اور مغلوب الغضب ہے غصہ کے اندھے پن میں تصادم ہو جانا ایک عام بات ہے۔ ایسی صورت میں اگر دو قومیں یا گروہ امن و اتحاد کو نقصان پہنچائیں تو پھر باقی اقوام کا کیا طریق کار ہونا چاہیئے اس بارے میں اسلام کی تعلیم بالکل واضح ہے۔ فرمایا :

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔

(الحجرات آیت ۱۰)

اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر کوئی ان میں سے صلح سے انکار کرے تو سب مل کر اس کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے اور پھر جب وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ دونوں لڑنے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# یونیورسل آٹومیٹک وولٹیج سٹیبلائزرز

UNIVERSAL
TRADE MARK REG NO : 69664

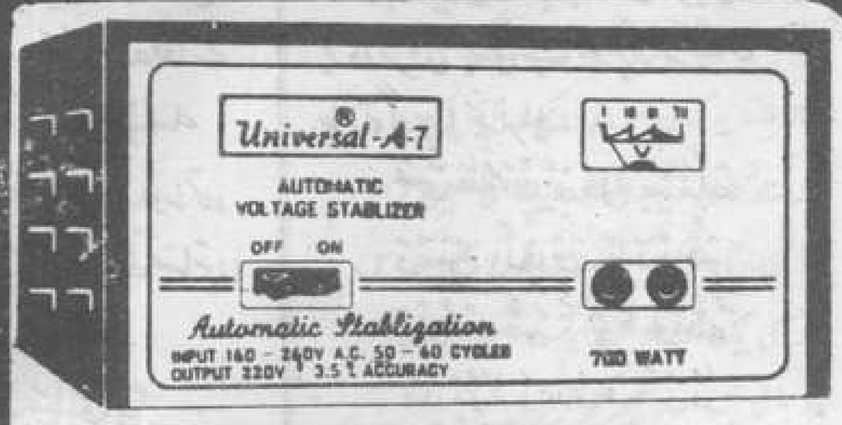

گارنٹی ایک سال

UNIVERSAL A-3 - 300 W
UNIVERSAL A-5 - 500 W
UNIVERSAL A-7 - 700 W
UNIVERSAL A-10 - 1000 W

## ٹیلیوژن ریفریجریٹرز ڈیپ فریزر اینڈ کون آئس کریم مشین وغیرہ کی حفاظت

کیلئے مختلف واٹس میں دستیاب ہیں۔ (نقالوں سے ہوشیار رہیں۔)

ہمارے مقرر کردہ ڈیلر
ا۔ الشفیق ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک سروس ربوہ

(ذوالفقار ایڈورٹائزرز ربوہ)


Digitized by Khilafat Library Rabwah


# ٹویوٹا

گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات ہول سیل پر

## الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں

۳۸ تبت سنٹر بندر روڈ۔ کراچی

فون۔ ۷۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عذابِ الٰہی سے حفاظت طلب کرنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ

محترم مولانا چوہدری محمد شریف فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ و افریقہ غربیہ

## جمالی اور جلالی صفاتِ الٰہیہ

اللہ تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں ایک جمالی اور دوسری جلالی، جمالی صفات اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان پر مشتمل ہیں اور قرآن شریف میں اس کے ارشاد (کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ) اور حدیث شریف سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ کے مطابق جمالی صفات کے جلوے زیادہ ہیں اور یہ جلوے زمین و آسمان، سورج و چاند، پانی و ہوا، حیوانات، نباتات و جمادات میں ہر عقلمند کو نظر آ رہے ہیں۔

قرآن شریف نے اللہ تعالیٰ کی ۸۴ صفات (اسماء) کا ذکر کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مروی ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء (صفات) ہیں۔ ان ۹۹ یا ۸۴ صفات یا اسماء میں سے صرف چھ نام ایسے ہیں جو جلالی ہیں یعنی جبروت و قہر و انتقام، جلد حساب اور سخت عذاب سے تعلق رکھتے ہیں اور بقیہ سب اسماء جمالی ہیں اور (رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ) کی تصدیق کر رہے ہیں۔

## ابدی عہد

حضرت آدم علیہ السلام کو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب یا خلیفہ مقرر کیا اور جنت کی زندگی انہیں عطا فرمائی اور ہر ایک چیز بافراط انہیں دی اور اس خلافت کے لیے جو ضروری احکام تھے وہ بھی ان کو دیئے۔ جنمیں سے ایک حکم کی نادانستہ طور پر حضرت آدم علیہ السلام سے نافرمانی ہو گئی۔ جس پر انہیں اپنے عجز اور کمزوری کا اظہار کرنا پڑا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول فرمالیا اور انکے اس سہو و نسیان اور خطا و نافرمانی کو معاف فرمادیا اور آئندہ کے لیے یہ ارشاد فرمایا کہ تم یہ جگہ جہاں تمہیں شیطان نے ورغلایا ہے چھوڑ دو اور اس کی بجائے کسی اور جگہ زمین پر اپنے لیے جائے رہائش بنالو اور یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ ابلیس اور اس کی ذریت تمہارے دشمن ہیں۔ تم اور تمہاری جماعت ان سے بچ کر رہیں کیونکہ یہی تمہارا اصل دشمن ہے اور وہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو گمراہ کرنے کی پوری پوری جد و جہد کرے گا۔ لیکن میں تمہاری اور تمہاری اولاد کی حفاظت کیلئے سامان کرتا رہوں گا اور اپنی طرف سے ہادی و ہدایت بھیجتا رہوں گا۔ پس تم میں سے جو شخص ہماری ہدایت کی اتباع کریگا، تو اس پر نہ تو کوئی خوف آئیگا اور نہ کوئی غم (فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ) اور یہ ایک

## ابدی عہد

ہے جو حضرت آدم اور حواء علیہما السلام اور ان کی اولاد سے کیا گیا اور ہر زمانہ میں اس کا ظہور ہوتا رہا چنانچہ فرمایا:-

(وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ)

کہ ہر ایک قوم میں خدا تعالیٰ کا کوئی نہ کوئی نذیر ضرور گذر چکا ہے اور ایک مقام پر فرمایا:-

(تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ)

کہ ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ جو قومیں تجھ سے پہلے گذر چکی ہیں ہم نے اپنے پیغمبران کی طرف بھیجے، لیکن شیطان نے انہیں یہ کہا کہ جو کام تم کر رہے ہو، وہی بہت اچھے ہیں اور وہ شیطان کے ایسے تابع ہو چکے ہیں کہ اب شیطان ہی ان کا دوست و مالک بنا ہوا ہے اپنے خالق و مالک کی کوئی پرواہ انہیں نہیں رہی اور نہ وہ اس کی ارسال کردہ ہدایت کے تابع ہیں۔

## ایفاء عہد

غرضیکہ اس ابدی عہد کے مطابق اللہ تعالیٰ آدم زادوں کے لیے وقتاً فوقتاً انتظام کرتا رہتا ہے اور اپنی سنت کے مطابق بنی آدم میں سے ہی بعض کے ذریعہ اپنی ہدایت کا راستہ واضح کرتا رہتا ہے۔ پھر جو لوگ شیطان کے مکمل تابع ہو جاتے ہیں اور شیطانی راہوں کو اختیار کر لیتے ہیں اور خدائی احکام کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اس عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں جو شیطان اور اس کے اتباع کے لیے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے اور جس کی خبر قرآن شریف میں ان الفاظ میں دی گئی ہے۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا۔

(اعراف ۲۲۴)

کہ ہم نے جہنم کے لیے بہت سے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا ہے اور وہ اس جہنم کے اس لیے مستحق ہوئے ہیں کہ ان کے دل تو ہیں مگر وہ سوچتے نہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر وہ ان سے دیکھنے کا کام نہیں لیتے اور ان کے کان تو ہیں مگر وہ سنتے نہیں۔

اور اس کی بہت سی مثالیں قرآن شریف میں بیان کی گئی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ہادی و نبی تو اپنی اپنی قوموں میں آتے رہے مگر جو لوگ اس زمرہ دوم میں شامل تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مرسلہ ہدایت و پیغام پر انہوں نے کان نہ دھرا اور اپنے بُرے اعمال اور خیالات فاسدہ کی شامت کی وجہ سے وہ اس ہدایت کے اتباع سے دور رہے وہ طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کر دیئے گئے اور مرنے کے بعد ان کے لیے وہ عذاب بھی تیار ہے جس کا نام جہنم ہے چنانچہ متعدد مرتبہ قرآن شریف میں ان قوموں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

## جلالی تجلّیات

قوم نوحؑ کا بھی ذکر ہے۔ قوم عاد و ثمود و قوم لوط اور قوم فرعون اور اصحاب ایکہ کا بھی ذکر ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے ہادی ان میں کھڑے کئے اور انہوں نے بڑی تفصیل سے انہیں سمجھایا کہ اگر وہ ان پر ایمان نہ لائے تو ان کا بُرا انجام ہوگا لیکن وہ اپنی تکذیب و استہزاء اور سرکشیوں میں بڑھتے ہی گئے اور آخر انہوں نے خدا تعالیٰ کے انبیاء کو ہی ہلاک یا ذلیل کر دینے کا ارادہ کر لیا اور ان کے ساتھ تمسخر و استہزاء کیا اور ان کو طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا کیا تب اللہ تعالیٰ نے ان تمام قوموں کو اس دنیا میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے تھوڑے تھوڑے عذاب کا نمونہ چکھایا، لیکن جب اس کے بعد بھی انہوں نے ہدایت کی اتباع نہ کی اور اپنے وقت کے ہادی کو اپنا مرشد نہ بنایا اور اپنی اصلاح نہ کی اور اپنے تکبر اور غرور کے بت کو انہوں نے نہ توڑا، تب اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو ہی ہلاک کر دیا اور ان کی جگہ دوسری قومیں پیدا کر دیں۔

قوم نوح علیہ السلام کو پانی سے غرق کیا۔ فرعون اور اس کے لشکروں کو سمندر میں ڈبو دیا قوم لوطؑ پر آگ اور پتھروں کی بارش برسا دی اور ان کی زمین کے نچلے حصہ کو اُوپر اور اُوپر کے حصہ کو نیچا کر دیا اور عاد و ثمود کو ریت اور زہریلی ہواؤں سے نیست و نابود کر دیا اور اپنے اپنے زمانہ کے بڑے بڑے مجرموں کو بھی انفرادی عذابوں کا مزہ چکھایا اور اپنے نیک بندوں کو جو ان قوموں میں سے اپنے اپنے زمانہ کے ہادیوں پر ایمان لائے تھے نجات دی اور ترقیات عطا فرمائیں اور وہی لوگ جو بقول قوم نوحؑ (اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ) سامنے نظر آنے والے ذلیل ترین لوگ تھے۔ قوم نوحؑ کو ہلاک کرنے کے بعد انہیں ہی اپنی زمین پر بسا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک ہادی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا میں بھیجا گیا۔ اس کا نام نذیر بھی رکھا گیا اور بشیر بھی اور یہ بھی فرمایا گیا:

(وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ)

کہ ہمارے جسقدر پیغامبر آتے ہیں وہ مُبشر بھی ہوتے ہیں اور مُنذر بھی ہوتے ہیں۔

خوشخبری دینے والے تو ان لوگوں کے لیے ہوتے ہیں جو ان پیغامبروں کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں اور مُنذر ہوتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو اس ہدایت کی تکذیب کرتے ہیں اور پیغامبروں اور ان کے ماننے والوں کے درپے آزار ہوتے ہیں اور ان کے پیغام کو ناکام بنانے کے لیے کمربستہ ہوتے ہیں اور اگر ان کا بس چلے تو انہیں قتل کر دینے سے بھی دریغ نہ کریں۔

## جلالی تجلیات کی اقسام

پھر عذابِ الٰہی یا جلالی تجلیات کی بھی کئی اقسام ہیں کچھ انفرادی اور شخصی ہیں، جیسے کسی کی بیماری ہے یا موت ہے یا اس کے اعزہ و اقارب پر جسمانی سختیاں ہیں، جنکی وجہ

سے اسے بھی دلی تکلیف پہنچتی ہے یا نقصان ہوتا ہے۔ یا تنگیٔ رزق ہے، یا قومی عذاب ہیں، جیسے بدامنی، بھوک، قحط، جنگیں عام وبائیں اور زلازل جن میں بہت سے لوگ ہلاک و تباہ ہوتے ہیں اور گھر گھر میں ماتم پڑتا ہے اور علاقوں کے علاقے تباہ و برباد اور ویران ہوتے ہیں اور غموں و پریشانیوں سے انسان کی زندگی مرنے سے بھی بدتر ہو جاتی ہے اور یہ سب عذاب شخصی ہوں یا قومی و اجتماعی خود بخود نہیں آتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتے ہیں، جو عناصر اربعہ اور زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان کو پیدا کرنے والا ہے اور اسی کے حکم "کُن" سے یہ سب کچھ ہوتا ہے اور عناصر اربعہ (پانی۔ مٹی۔ آگ اور ہوا) کے مقابلہ پر انسان بے بنیان کی حقیقت ہی کیا ہے؟ اس لیے ہر عقلمند انسان جو اپنے سینہ میں سوچنے اور سمجھنے والا دل رکھتا ہے اور اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا کام لیتا ہے اور کانوں سے حقائق و تاریخ کو سنتا اور عبرت پکڑتا ہے اور یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ لا شیئ محض ہے۔ اس لیے وہ اگر چاہتا ہے کہ ان تمام مصائب و آلام اور عذابوں سے محفوظ رہے تو اسے خدا تعالیٰ کی طرف ہی جھکنا چاہیئے اور اس سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اسے اُن راستوں سے محفوظ رکھے جو خدا تعالیٰ کے غضب کی طرف لے جاتے ہیں اور اس ہدایت کے اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کے خدا نے اس کے لیے اپنی کمال رحمت سے بھیجی ہے اور جس کی اتباع سے وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے اور صحیح معنوں میں آدم علیہ السلام کا ظل و بروز یا بلفظ دیگر آدمی بن سکتا ہے۔

## دُعا

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دُعا ہی ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کی توجہ اور مدد اپنی طرف کھینچتی ہے اور بغیر خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے انسان کچھ بھی نہیں اور چونکہ ہم ایک کامل نمونہ کے محتاج ہیں اس لیے ہمارے خداوند پاک نے ہمارے لیے ایک (کامل نمونہ)

## اُسْوَۃ حَسَنَۃ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔ آپؐ کی زندگی مجسم خشیۃ اللہ کا نمونہ تھی آپؐ کے شب و روز یاد باریٔ عزّ اسمہٗ اور مناجات (دعا) میں گذرتے تھے اور آپؐ کا یہ شغل اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ خود خدا تعالیٰ نے آپؐ کو آسمان سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ۔

(سورۃ مزمل)

کہ تیرا رب اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ تو اور تیرے ساتھیوں کا ایک حصہ، دو تہائی، نصف اور ایک تہائی رات کا ذکر الٰہی میں لگے رہتے ہیں۔

جنگِ بدر میں جب لڑائی زوروں پر تھی، ایک طرف آپؐ کے منکرین و مکذبین کا لاؤ لشکر تھا اور دوسری طرف آپؐ کی ایک چھوٹی سی جماعت درویشوں کی تھی۔ اس وقت بھی آپؐ دعاؤں میں مصروف تھے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر آپؐ کے کندھوں سے گری پڑتی تھی اور آپؐ نہایت عاجزی سے یہ دعا فرما رہے تھے کہ اے میرے اللہ اگر تو نے اپنی اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری عبادت اس زمین پر نہ ہوگی۔ (قرطبی زیر تفسیر آیات متعلقہ جنگ بدر)

## عذاب الٰہی سے بچنے کے لیے قرآنی دعائیں

نہ صرف یہی بلکہ آپؐ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی دُعائیں بھی الہاماً سکھلائیں جن کے ذریعہ ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ہر ایک عذاب سے (جس کے کامل جلوہ گاہ کا نام جہنم ہے) اس دنیا اور اس دنیا کے بعد آنے والی دوسری دنیا میں بھی بچا سکتے ہیں۔

## نہایت اعلیٰ دُعا

ان دُعاؤں میں سے سب سے زیادہ اعلیٰ عمدہ اور جامع دعا تو وہی ہے جسے ہم سورۃ فاتحہ میں پاتے ہیں، جو ذکر الٰہی (تسبیح و تحمید) کے بعد درج ہے یعنی

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

کہ اے ہمارے خدا تو ہمیں اپنے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے انعام کیا ہے اور ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا یا وہ تیرے صراط مستقیم سے بھٹک گئے اور گمراہ ہو گئے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا جس کا یہ مطلب ہے کہ آپؐ کا ہر ایک متبع کم از کم چالیس مرتبہ روزانہ یہ دعا مانگتا ہے تا وہ غضب الٰہی اور ضلالت و گمراہی سے محفوظ رکھا جائے۔ نیز آپؐ نے سورۃ فاتحہ کے متعلق فرمایا کہ یہ وہ سورۃ ہے جس کی نظیر نہ تورات میں ہے نہ انجیل میں اور نہ کسی اور الہامی کتاب میں اور فرمایا کہ یہ سورۃ مجھے خاص خزانہ الٰہی سے عطا ہوئی ہے۔

## ایک جامع دُعا

نیز فرمایا کہ سورۃ البقرہ کی آخری آیات بھی خالص ایسی آیات ہیں جو اور کسی الہامی کتاب میں موجود نہیں اور ان آیات کے آخر میں یہ جامع دُعا بھی ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ، وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

کہ اے ہمارے رب اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اے ہمارے رب اور تو ہم پر اس طرح ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں ڈالی تھی اے ہمارے رب! اور اس طرح ہم سے وہ بوجھ نہ اُٹھوا جس کے اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم سے درگذر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، کیونکہ تو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

اور یہ دعا ایک ایسی جامع دعا ہے کہ اس کی زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# درود و سلام

## بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر۔ ربوہ)

نور و ظہور پر درود کشفِ ظلام پر سلام
مہرِ منیر پر درود ماہِ تمام پر سلام
عارضِ آبدار پر گیسوئے تابدار پر
ہو تری صبح پر درود ہو تری شام پر سلام
نام بلند ہے ترا کام بلند ہے ترا
ہو ترے نام پر درود ہو ترے کام پر سلام
بادہ کشانِ حق چلے میکدۂ حجاز کو
جادہ و گام پر درود باطیہ و جام پر سلام
رحمتِ مومنیں ہے تُو رحمتِ عالمیں ہے تُو
رحمتِ خاص پر درود رحمتِ عام پر سلام
تجھ سے خواص مستنیر تجھ سے عوام فیضیاب
نورِ خواص پر درود فیضِ عوام پر سلام
قدسی و انبیاء سبھی کہتے ہیں تیرے ذکر پر
وجہِ وجود پر درود خیرِ انام پر سلام
تیرا کلام دلکشا تیرا پیام جانفزا
تیرے کلام پر درود تیرے پیام پر سلام
اُن کے کرم سے زندگی تجھ کو ملی ہے اے ظفرؔ
بھیج درود پر درود اور سلام پر سلام

## دیگر دعائیں

علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو دعائیں سکھلائیں اور پھر آپؐ کے ذریعہ ہمیں وہ دعائیں سکھلائی ہیں اور قرآن شریف کے مختلف مقامات پر مذکور ہیں مندرجہ ذیل دعائیں بطور نمونہ درج ہیں :-

۱- رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ)

اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا کی زندگی میں بھی کامیابی دے اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

۲- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران)

اے ہمارے رب تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت کے سامان عطا کر یقیناً تو بہت ہی عطا کرنیوالا ہے۔

۳- رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا۔ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ (الفرقان)

اے ہمارے رب، ہم سے جہنم کا عذاب ٹلا دے، اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے وہ دوزخ عارضی ٹھکانہ کے طور پر بھی بُری ہے اور مستقل ٹھکانا کے طور پر بھی بُری ہے۔

۴- رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا، سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (آل عمران)

اے ہمارے رب تو نے اس عالم کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو ایسے بے مقصد کام کرنے سے پاک ہے۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا اور ہماری زندگی کو بے مقصد بنانے سے بچالے۔ اے ہمارے رب جسے تو آگ میں داخل کرے گا اسے تو تو نے یقیناً ذلیل کر دیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔

۵- رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا، رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ (آل عمران)

اے ہمارے رب ہم نے یقیناً ایک ایسے پکارنے والے کی آواز جو ایمان دینے کے لئے بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سنی ہے پس ہم ایمان لے آئے۔ اس لئے اے ہمارے رب ہمیں وہ کچھ دے جس کا تو نے اپنے رسولوں کی زبان پر ہم سے وعدہ کیا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کرنا۔ تو اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

۶- رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (المؤمنون)

اے میرے رب اگر تو میری زندگی میں وہ کچھ دکھلا دے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو اے میرے رب تو مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنائیو۔

۷- رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (المؤمن)

اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔ پس توبہ کرنیوالوں کو اور اپنے راستہ کے اوپر چلنے والوں کو معاف فرما اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب اور ان کو اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولادوں سے جو نیک ہوں، ان کو بھی دائمی جنتوں میں داخل کر جنکا تو نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ تو غالب اور بڑی حکمت والا ہے اور تو ان کو تمام تکلیفوں سے بچا اور جسکو تو اس دن تکلیفوں سے محفوظ رکھے تو یقیناً تو نے اس پر رحم کیا اور یہ بڑی کامیابی ہے۔"

آمین یا رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الوریٰ محمد المصطفیٰ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


شاہی طبیب

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے شاگرد

حضرت حکیم نظام جانؒ کا چشمۂ فیض:

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

اور

بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ

اب

حکیم عبدالحمید رجسٹرڈ درجہ اوّل

کے زیرِ نگرانی کام کرتا ہے:

(کراچی ۹۲۹/c طارق روڈ)

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴ ○ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶- نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر تشریف لائیں

| رہائش | فون نمبر | |
|---|---|---|
| ۶۲۹۳۰ | ۵۳۴۳۰ | ۶۰۲۲۰ |

فیکٹری رچنا ٹاؤن

۷۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

## بقیہ مضمون

(مکرم سعود احمد صاحب ایم۔اے)

والوں میں صلح کراؤ اور انصاف کو مدِنظر رکھو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

امن و اتحاد کی اس اسلامی تعلیم کا اصولی اعتراف تو خود دنیا کو لیگ آف نیشنز یعنی مجلس اقوام اور یونائیٹڈ نیشنز یعنی اقوام متحدہ قائم کرکے کرنا پڑا۔ لیکن چونکہ نیتیں نیک نہیں اس لیے اس پر اس طرح عمل کرنے سے قاصر ہیں جو طریق اس آیت میں بیان کیا گیا۔ گویا ایک میدان جنگ لڑنے والی قوموں کے درمیان ہوتا ہی ہے۔ دوسرا محاذ اقوام متحدہ۔ ال میں کھل جاتا ہے۔ جنگ کرنے والی قوموں کے نمائندے عوام پس رہے ہوتے ہیں۔ شمار جانیں جا رہی ہوتی ہیں۔ دوسری قومیں ان کی لڑائی میں اپنے اپنے مفادات کو آگے بڑھانے میں سرگرم عمل ہوتی ہیں گویا کسی کا گھر جلے اور کوئی آگ تاپے۔

## ایک زخم اور اس کا علاج

خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کفار اور یہود قبائل نے منافقین کے ساتھ سازشیں کرکے کئی بار اوس و خزرج کے انصار مسلمانوں کے درمیان اور خود انصار اور مہاجر مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈلوانے اور خونی تصادم کرانے کی کوششیں کیں۔ اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی اور ہر بار امن و اتحاد کے علمبردار ہمارے سید و مولا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عدل و مساوات پر مبنی قیادتِ مبارکہ نے دشمن کی ان مذموم کوششوں کو ناکام بنا دیا اور مسلمان شیر و شکر ہی رہے۔ جیسے قرآن مجید میں بیان ہوا:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔

(آل عمران آیت ۱۰۴)

اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اس نے تمہیں بچا لیا۔

اس میں شک نہیں کہ جمل اللہ قرآن مجید اور اس کی عملی شکل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی اور سیرت طیبہ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق قرآنی تعلیم پر عمل کرنے سے امن و اتحادِ عالم کو فروغ حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ سورہ ممتحنہ میں جہاں قوموں کے ساتھ قربانی دے کر نیکی اور عدل کے ساتھ معاملات طے کرنے کی تعلیم ہے وہاں یہ بھی فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

رسول کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

## بقیہ مضمون (مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری)

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے ہاتھوں سے وہ غلاظت صاف فرما رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ اتنا متاثر ہوا کہ کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ دنیا کے کسی زمانے کی تاریخ ایسے اخلاق عالیہ اور اسوۂ حسنہ کی مثال اور نظیر پیش نہیں کر سکتی۔

کاش دنیا کی قومیں اپنے دل کی آنکھوں کو کھولیں اور ان کے مذہبی رہنما اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی علیحدہ کرکے اپنے محسنِ اعظم کے محاسن اور بے نظیر نمونہ سے فائدہ اٹھائیں اپنی زندگیاں سنوار لیں اور اپنے خالق و مالک کو راضی کرنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں شامل ہو جائیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


## ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے اس کا ہر احمدی گھرانے میں پڑھا جانا تربیت اولاد کے لیے اشد ضروری ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

مایوس و پریشان مریض جو کسی بھی مرض میں مبتلا ہوں آج ہی مفصل علامات مرض لکھ کر جرمن اور امریکن ادویات سے بذریعہ ڈاک کامیاب علاج کروائیں یا خود تشریف لائیں۔ شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

## لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے کار حاصل کریں:

لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور

فون دفتر: ۳۵۵۴۳

" گھر: ۳۳۰۶۹۳

میاں عبداللطیف

## ماہنامہ مصباح

[illegible] مرزیہ [illegible] تاریخی [illegible] روحانی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا فریضہ ہے۔ [illegible] کے حصول کے لئے [illegible] کی [illegible] کیجئے۔

مدیر [illegible] ربوہ

## روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھیئے!

ہمارے کسی بھی نفع بخش پراجیکٹ میں محفوظ سرمایہ کاری کیجئے

## "الحمرا اسٹیٹس"

فون نمبر ۳۸۲۲

۶۹۹۔ اے سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

۶۷۔ سی مسلم ٹاؤن لاہور فون ۸۵۴۶۱۶

## گردہ اور مثانہ کی پتھری کیلئے

KIDNEY STONE COURSE

COLIC CURE TABS — درد گردہ کے فوری آرام کے لیے

COLIC CURE CAPS — درد گردہ سے مستقل شفاء کے لیے

CALCULI DROPS — پتھریوں کو تحلیل کرنے خارج کرنے کیلئے

دو ہفتہ کورس ۷۰/- روپے۔ ۴۰ روزہ مکمل کورس ۱۵۰/- روپے ڈاک خرچ ۵/- روپے

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah


کمزور بچے اکثر بیمار! ٭ توانا بچے اکثر صحت مند!

# بے بی ٹانک

BABY TONIC

- کمزور اور سوکھے بچوں کیلئے
- بچوں کے اسہال قے اور بدہضمی کیلئے
- دانت نکالنے کے زمانہ کی تکالیف کیلئے
- موٹے پیلے ڈھیلے ڈھالے کمزور ہڈیوں والے بچوں کیلئے
- رونے والے ضدی چڑچڑے بچوں کا مزاج ٹھیک کرنے کے لیے

قیمت فی ٹیبلٹس -/۵ روپے لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷



# ملّی ٹریڈنگ کمپنی

ڈائمنڈ نوم کے گدے۔ کمفرڈ کے واٹر ہیٹر۔ روم ہیٹر۔ وال ہیٹر وغیرہ کمپنی ریٹ کے مطابق نیز ٹی۔ وی۔ ریڈیو۔ کیسٹ۔ واشنگ مشین۔ کوکنگ رینج۔ جوسر گرائنڈر پلاسٹک سیٹ۔ ہنڈی کراکٹ نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔

**مینیجر ملّی ٹریڈنگ کمپنی۔ کالج روڈ ربوہ**



خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
مینیجر "الفضل"

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام — دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۳۹۹۷



# ٹویوٹا

گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات ہول سیل پر

**الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں**

۳۸۔ تبت سنٹر۔ بندر روڈ کراچی، فون نمبر ۷۴۶۰۹



ہر قسم کی گاڑیوں، اور جیپوں کی کمانیوں

اور

پٹوں نیز گاڑیوں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے

**فائدہ اٹھائیں**

# میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳



# مشہور کاجل

نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ



ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیوار، لیل، چیل، پرٹل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

# سٹار ٹمبر سٹور

۳۰ فیروزپور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور، فون ۴۱۰۶۱۷



شالوں کی مشہور دکان

# الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے شلواریں سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں:

فون نمبر ۳۲۴۴۴۸

۸۵۔ انارکلی لاہور

# الفردوس شال ہاؤس

Digitized by Khilafat Library Rabwah


کئی سال سے آپ کی
بے لوث خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

• سکنی و زرعی اراضی
• مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت
کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۵



ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵- نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور

فون نمبر:- ۶۲۶۱۸ ؛ گھر فون:- ۵۳۸۰۰

کو ہمیشہ یاد رکھیں



انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور بار عایت
• بہتر تشخیص • مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد



راولپنڈی اور اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کا

قریشی پراپرٹی سنٹر باعتماد ادارہ

چوہدری ظفر الحق روڈ راولپنڈی



قادیان کا قدیمی

مجبوب کاجل

جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے نسخہ کے مطابق
تیار کیا جاتا ہے۔

عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خانصاحب گول بازار ربوہ

سٹاکسٹ: "شاہد شاپنگ سنٹر" بالمقابل
سب تحصیل انتظامی روڈ۔ گول بازار ربوہ



ایمبولنس ——— ادویات

دن رات خدمت

شمیم میڈیسنز

بالمقابل فضل عمر ہسپتال
ربوہ

فون نمبر ۵۲۷ ——— رہائش فون نمبر ۵۲۶



• سامان بجلی • پنکھے • الیکٹرک کیبز
• میٹرز • سامان وائرنگ و وائینڈنگ کے علاوہ
• فینسی لائٹس • گارڈن لائٹس
• سٹریٹ لائٹس • کوٹھیوں اور بڑی عمارتوں
کی زیبائش کے دیدہ زیب سامان بجلی ———
——— کی خدمت کیلئے بھی حاضر ہے:

پاؤنیئر الیکٹرک کمپنی رجسٹرڈ

بیرون حرم گیٹ ملتان

تشریف لائیں
ملاحظہ فرمائیں!

پروپرائٹر: چوہدری عبداللطیف قادیانی

فون نمبر ۳۲۷۳۸



گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

ہمارے دواخانہ آپ کو معلوم ہو کہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
ہو چکا ہے

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان رضی اللہ عنہ

ربوہ فون نمبر ۶۳۸

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیر بند خادم
مشہور دواخانہ (حکیم نظام جان مرحوم والا)
چوک گھنٹہ گھر ؛ گوجرانوالہ
کراچی ۹۲۹/ج طارق روڈ

**خوبصورت اور مضبوط دانت** جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

**شریف ڈینٹل کلینک** نزد مسجد اقصیٰ - ربوہ

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے **نصیر آپٹیکل سروس** فون نمبر ۵۴۳

---

ہمیشہ آپکی خدمت میں کوشاں

زرعی و سکنی جائیداد مناسب قیمت پر خرید و فروخت کرنیوالوں کے لیے ہمارا تعاون حاضر ہے

آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ

**انیس اسٹیٹس اینڈ پراپرٹی ڈیلر**

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون رہائش ۵۰۷

---

ہر قسم کا

**کاغذ، بکس، بورڈ اور گتہ**

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں

**مقبول پیپر مارٹ**

گنپت روڈ لاہور - فون نمبر ۶۳۸۴۹

گھر:- ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶

---

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

**فرحت علی جیولرز** کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

فون نمبر ۵۲۶۲۳

---

سونے چاندی کے زیورات

اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے خرید و فروخت کے لئے۔ نیز

**الیس اللہ بکاف عبدہ**

کی انگوٹھیاں بیش زیب ڈیزائنوں میں اور سندھی و فیروزہ خریدنے کا اعلیٰ مرکز

**پاک گولڈ سمتھ**

میاں عبدالمنان ناصر ولد عبدالسلام صاحب

عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ

فون ۵۵۰

---

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا

**جانوروں کا اپھارہ**

نیز زہرباد۔ منہ کھر۔ سرکن۔ کنار۔ تھنوں کی سوزش۔ دودھ کی کمی۔ واہ۔ پستانوں کی گلٹی۔ نارو وغیرہ کے کامیاب نسخوں کی ویٹرنری گائیڈ ۵۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت منگوائیں۔ **کیوریٹو میڈیسن** (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

---

سونے اور چاندی کے اعلیٰ، معیاری، عروسی زیورات نیز مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے

**نیو راحت علی جیولرز**

**غلام احمد اینڈ برادرز، اکبر بازار شیخوپورہ،**

فون نمبر ۳۱۹۱

رہائش فون نمبر ۳۹۹۱

**کو یاد رکھیے!**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

---

بچوں کی تربیت کا

**آسان اور موثر ذریعہ**

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لیے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت بارہ روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

---

اچھی صحت راز ہے زندگی کا

| | | | |
|---|---|---|---|
| تریاق سلیمانی | ۳/- ۵/- ۶/- ۱۵/- | زود جام عشق ۶۰ گولیاں | ۶۰/- |
| سرمہ حمید خورد | ۳/- کلاں ۵/- | معجون فلاسفہ ۲۵۰ گرام | ۲۲/- |
| حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس | ۳۰/- | " موصلی خاص ۲۵۰ گرام | ۲۰/- |
| حب نور چشم و فضل کیپسول مکمل کورس | ۴۰/- | " بیضہ مرغ ۲۵۰ گرام | ۲۲/- |
| شانتی کیپسول ۶۰ کیپسول | ۳۰/- | " مقوی دماغ جواہر والی ۲۵۰ گرام | ۲۰/- |
| منوپن کیپسول ۲۴ کیپسول | ۱۲/- | سفوف مقوی دماغ | ۲۰/- |
| مینسوبے بی ٹانک (گولیاں) | ۵/- | حب فولاد جواہر والی ۶۰ گولیاں | ۱۵/- |
| گولڈن بے بی ٹانک (شربت) | ۵/- | حب مقوی اعصاب ۶۰ گولیاں | ۱۵/- |
| ماء الحیات ۴۵۰ ملی لیٹر | ۱۵/- | حب اکسیر البلاق جواہر والی ۲۰ گولیاں | ۱۵/- |
| حب مومیائی عنبری ۲۰ گولیاں | ۱۵/- | دگرد مین ٹانک ۶۰ گولیاں | ۶۰/- |
| حب ہمزاد ۲۰ گولیاں | ۵/- | شوگرون ۶۰ گولیاں | ۳۰/- |
| کیہ مفاصل ۴۰ گولیاں | ۱۰/- | موٹاپون ۳۰ گولیاں | ۱۵/- |

**المنار دواخانہ گولبازار ربوہ**

---

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ

فون نمبر ۶۶۴

**علی اسٹیٹس**

**پراپرٹی ڈیلرز**

سکنی و زرعی زمین، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

آپکا خادم:- شیخ عبدالخالق

کالج روڈ، چوک اقصیٰ۔ ربوہ

---

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ:- **محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور**

بشیر انجینئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ

ایسوشی ایٹس آف

# میسرز بشیر اینڈ کمپنی

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری - ریلوے - ٹیلیگراف - ٹیلی فون - واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)

لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال کے سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم

کی چادروں کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس

حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور ۵۲۷۸۳ ، ۴۱۳۳۲۲

فون نمبر

شاخیں (۱) لوہا مارکیٹ، لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳ — (۲) کے ایم سی - ۷۷ گارڈن مارکیٹ - لارنس روڈ کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور


Digitized by Khilafat Library Rabwah


احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

# نیو پاک جیولرز

۱۱۱ - فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئرکنڈیشنڈ)

اور

۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئرکنڈیشنڈ)

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

فون ملز ۲۷۹۴۶ — فون آفس ۲۲۴۸۳

# سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ فیصل آباد

امپورٹر ——— ایکسپورٹر

نوٹ، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین

جاذبِ نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند

آفس:- مندر گلی ریلے بازار فیصل آباد



دوا

تدبیر ہے ——— اور

دُعا

اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج

——— کیلئے: ———

مطب

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

فون: ۵۳۴



جائیداد

کی خرید و فروخت

کے لئے آپ کا

قابل اعتماد ادارہ

فضلِ عمر

پراپرٹی ڈیلرز

نزد ریلوے پھاٹک

ربوہ

فون دفتر

۶۴۰

فون رہائش

۵۴۰



Digitized by Khilafat Library Rabwah

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اُٹھرا کی شکار دُکھی عورتوں کیلئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام — ہوالشافی — دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷



گھر کا ڈاکٹر

ہاضمون

نصرت دواخانہ گولبازار ربوہ



مسلسل محنت پوری کوشش اور آپ کے شاندار تعاون کیساتھ ترقی کی طرف گامزن

فرلش میڈیسن کمپنی

تھوک انگریزی ادویات فروش

نزد سٹی بس اسٹاپ سرگودھا

دفتر و دوکان! I.S.I بلاک نمبر ۹ شاہین روڈ سرگودھا

سٹاکسٹ! فائیزر لیبارٹریز۔ وائیتھ اینڈ برو ٹو ہیلیم کمپنی

ہمارا حلیم مزاج عملہ آپ کی خدمت مناسب

بلکہ کم از کم RATES پر کرنے کے لیے

ہر وقت موجود رہتا ہے!

پروپرائٹر ایم اشرف بوہڑی سرگودھا فون نمبر ۲۰۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے
سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور

موتیابند
CATARACT
کا بلا آپریشن علاج

چالیس روزہ کورس کی قیمت -/۵۸ روپے۔ بذریعہ ڈاک ۵۰/۶۱ منی آرڈر کر کے کورس مع ہدایات حاصل کر سکتے ہیں۔ نظر کی کمزوری۔ ناخونہ۔ پرانا آشوب چشم۔ ککرے۔ گوہانجنی کالا موتیا۔ سپرنگ کٹار وغیرہ امراض کے نسخہ جات کا لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کا سامان سائنسی و جنرل نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ "مینجر الفضل"

فون دفتر نمبر ۵۰۸
جائیداد کی خرید و فروخت کے لیے بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر ربوہ
فون گھر نمبر ۴۰۵


پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ